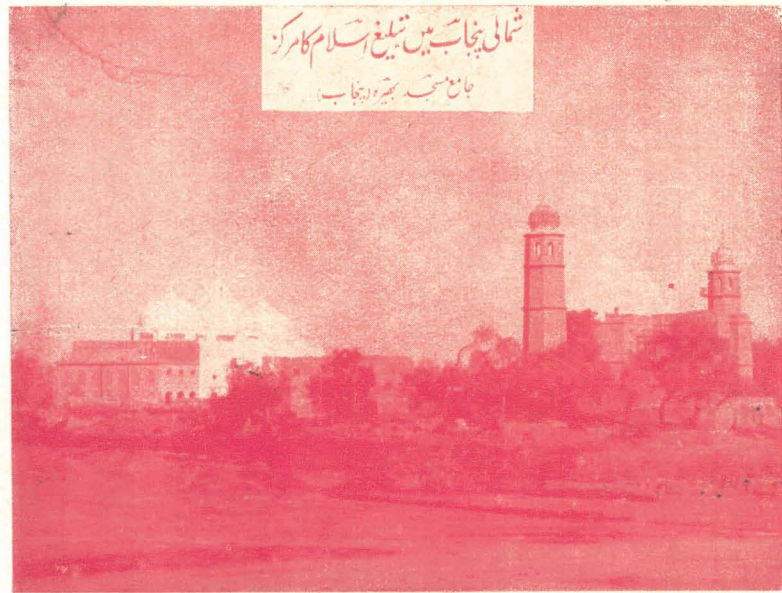


# مشیر الاسلام

ماہنامہ



شمالی پنجاب میں تبلیغ اسلام کا مرکز  
ماہنامہ مشیر الاسلام

تحت ادارہ

حضرت لینا ظہور احمد صاحب بگوی

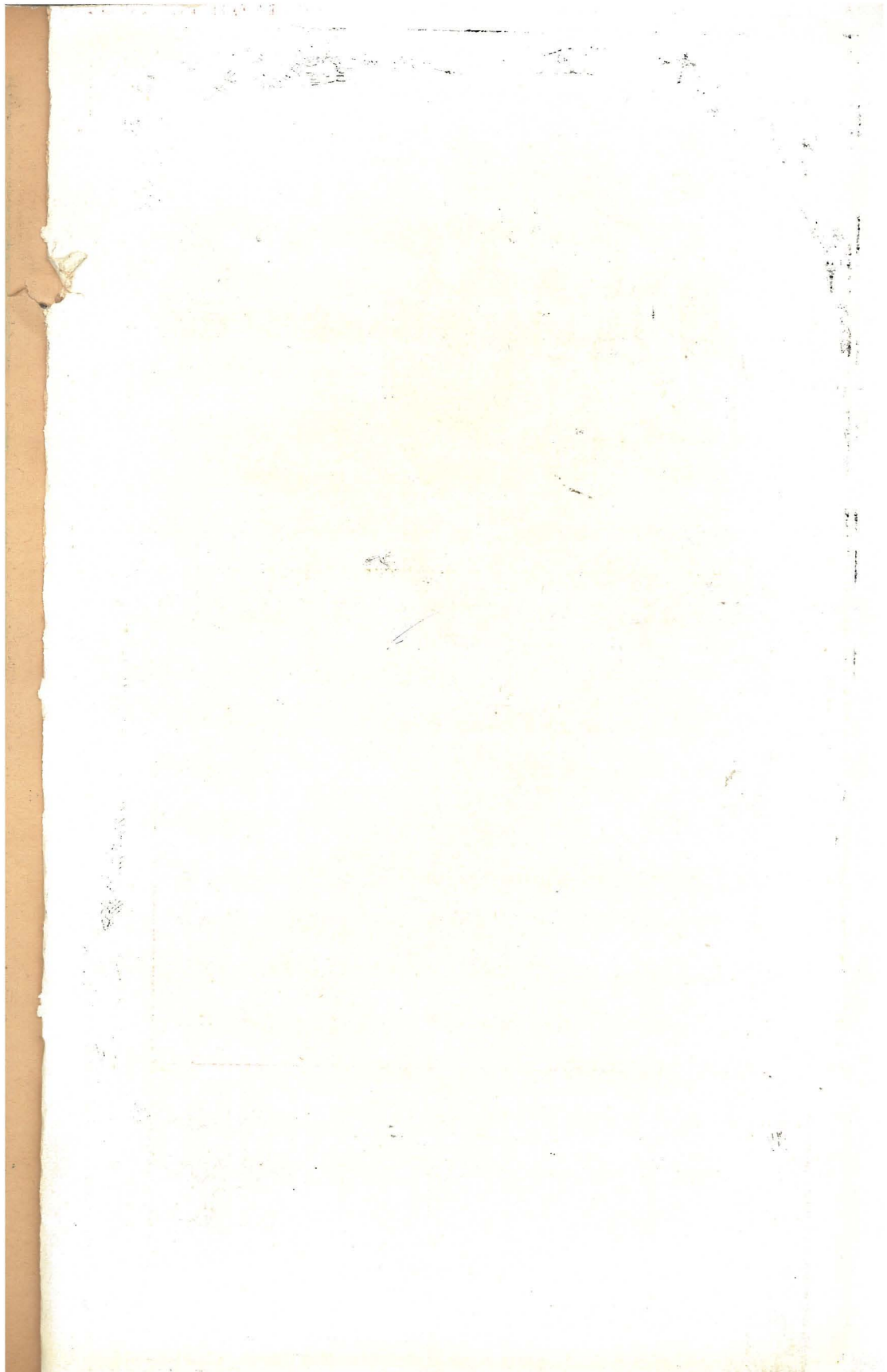
نایب مدیر

افتخار احمد بگوی

امیر حزب الانصار بھیرہ  
پنجاب

سالانہ چھپندہ

ڈیڑھ روپیہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَا هَذَا  
شَهَادَةُ الْإِسْلَامِ  
مَقَامِ اشَاعَتْ { جَامِعِ مَسْجِدِ بَهِرِ (نَدِيَّة)

جلد ۸	باب ۱۹۳۷	مطابق	المحرم ۱۳۵۶ھ	نمبر
نمبر شمار	فہرست	مضامین	صفحہ	
۱	علامات الملحین	جناب مولوی حبیب اللہ صاحب مبلغ خرب انصا	۲	
۲	آخری نبی	" " " " " "	۴	
۳	تباہ و عبر	مانخو	۸	
۴	ماضی و حال	از محترمہ منور سلطانیہ صاحب غدر لاہور	۱۰	
۵	ہر دو قسم مزرائیت پر تبصرہ	(ادارہ)		
۶	مزرا قادیانی کا بیوفامید	جناب مولوی حبیب اللہ صاحب مبلغ خرب انصا	۱۳	
۷	عنایت اللہ شرقی اور مولانا فرانی	مولانا پیرزادہ محمد بقاء الحق صاحب قاسمی	۱۴	
۸	کلب علی شیعہ اور نیش سنی کی چوڑھویں ملاقات	جناب خان زادہ غلام احمد خان صاحب بنگش	۱۷	
۹	غیبت الذی کفر	(مدیر)	۲۶	
۱۰	شمہ میں تبلیغ الاسلام	جناب سیکرٹری صاحب انجمن ترغیب الصلوٰۃ شملہ	۳۰	
۱۱	عرض حال	(مدیر)	۳۳	
۱۲	مربعہ زکوٰۃ	(مدیر)	۳۶	
۱۳	حضرت فاروق اعظم	اتجیب مولانا ناصر اللہ خان صاحب غیر ز لاہور	۴۰	

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْكَ عَلَى سُلُوْلِهِ الْكَرِيمِ علامات الملحدين

(مولوی حبیب اللہ صاحب ترسری مبلغ خزانہ انصاریہ کے قلم سے)

واضح ہو کہ حدیث شریف کی مختصر کتاب شکوۃ شریف (مطبوعہ مطبع اصح المطابع) کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ صفحہ نمبر ۳ پر ہے۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر اللہ غور فرمایا نہ آئے گا۔ جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ نعل بیل یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں کوئی ایسا ہوتا جو کھلے طور پر اپنی ماں کے پاس گیا اللہ میری امت میں سے بھی ہوگا جو ایسا فعل کرے گا۔ اور تحقیق بنی اسرائیل میں ۲۷ فرقے ہوئے اور میری امت میں ۳۷ فرقے ہونگے۔ ایک فرقہ کے سوا باقی سب آگ میں جائینگے۔ صحابہ نے پوچھا کہ وہ فرقہ کون ہے حضور پر نورؐ نے فرمایا کہ جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں (اس کو ترمذی نے روایت کیا) (الحمد مدیت)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تحقیق اللہ میری امت کو اکٹھا نہ کرے گا۔ یا فرمایا امت محمدیہ کو گراسی پر اکٹھا نہ کرے گا۔ اور جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے۔ اور جو ان سے الگ ہوا وہ جہنم کی آگ میں گرا (اس کو ترمذی نے روایت کیا)۔

(۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑی جماعت کی پیروی کرو پس جو ان سے الگ ہوا وہ جہنم میں گرا۔ اس کو ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے۔ (نوٹ) حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آپؐ کی امت میں بہت سے فرقے ہونگے۔ صرف ایک فرقہ ناجیہ ہوگا وہ فرقہ وہ ہے جو حضرت رسول کریمؐ اور آپؐ کے اصحاب کے طریق پر ہوگا۔ جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے۔ بڑی جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے۔ سو خدا کے فضل سے فرقہ اہل سنت والجماعت اہل حق کا فرقہ ہے۔



## سوال

کیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرقہ شیعہ جن کو رافضی کہا جاتا ہے، کی نسبت بھی کبھی خبر دی ہے؟

## جواب

حضرت سید المرسلین شفیق المذنبین رسول حمیم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلف صالحین طعن کرنے والے رافضیوں کے بارے میں خبر دی ہے۔ کتاب بدر مجیدہ تحفہ آئنا عشریہ (مطبوعہ ۱۳۱۰ھ مطبع مصطفائی دہلی) باب دوم ص ۱۲ پر ہے۔ "اور دارقطنی ام المومنین اسم سلمہ سے روایت کرتا ہے....."

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ سے کہ تو اور تابع تیرے سخت میں ہیں۔ مگر وہ لوگ جو دعویٰ تیری محبت کا کرتے ہیں وہ ایک قوم ہوں گے کہ امانت کرینگے اسلام کی زبان اور اس کو کھینکے کہڑ پھینے ہیں قرآن جو نہیں لکھا ہے ان کے طعنوں سے اور ان کا ایک لقب ہے کہ ان کو رافضی کہینگے۔ پس جہاد کر ان پر کس واسطے کہ یہ مشرک ہیں کہا علیؑ نے۔ اے رسول خدا ان کی کیا نشانی ہے۔ فرمایا یہ لوگ جمعے اور جماعت میں حاضر نہ ہونگے۔ اور سلف طعن کرینگے۔"

## سوال

کیا حضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایران کے فرقہ بہائی اور فارسیان کی جماعت، مزارائی کے بارے میں بھی خبر دی ہے؟

## جواب

حضرت سرور کائنات فخر موجودات محبوب العالین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان ایرانی اور فارسی فرقوں کے بارے میں بھی خبر دی ہے چنانچہ حدیث شریف کی جامع کتاب کنز العمال جلد دوم کے صفحہ ۲۶۳ اور منتخب کنز العمال کی جلد ۲ کے صفحہ ۲۷۵ پر جاثیہ مسند احمد چھاپہ مصری پر ہے۔

"لا یزال الجہاد حلوا خضوا ما مطورت السماء انفتحت الارض وسینشأ نشوؤ من قبل المشرق یقولون لا جہاد ولا رباط اولئک ہم وقود النار بل رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من عتق الف رقبة ومن صدقة اهل الارض جمیعاً راہ عساکر وضعفہ عن الفتن) ترجمہ جہاد ہمیشہ ریگاہب تک سمان مینہ بریائے اور زمین نباتات اکافے۔ اور غنم کی طرف لوگ آئینگے اور وہ کہینگے جہاد ہے اور نہ جہادنی۔ وہ لوگ جنم کی آگ کا ایندھن ہونگے۔ بلکہ اس خدا کے راستے میں رباط قائم کرنا ہزار کروں کے چھڑانے سے اور زمین کے سب لوگوں کے صدقے سے بہتر ہوگا۔"

(نوٹ) فرقہ بہائیہ کے بانی میرزا حسین علی بہاؤ اللہ ایرانی نے جہاد کو حرام لکھا ہے۔ اور بہائی فرقہ

کے لوگ جہاد کے قائل نہیں ہیں ردیکو کتاب "حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات" صفحہ ۲۲۔ کتاب حقہ التفتح

مست۔ مقالہ سیاح یا لب الحیات ص ۹

اسی طرح جماعت میزرائیہ کے بانی سیزان اعلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب تجھ کو گورویہ کے صمیمہ کے ۳۹ صفحہ پر لکھا ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے

دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

## آخری نبی

(بلسلہ اشاعت ج ۱ ص ۳۷)

(از مولوی حبیب اللہ صاحب انٹرنی بلیغ خرب الانصار بھیر)

**حادث نمبر** صحیح بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۰۵۵ و مستدرک حنفی جلد ۱ ص ۳۶۵، مستدرک حنفی جلد ۱ ص ۳۶۵، تفسیر رشود جلد ۱ ص ۱۵۵، مترقاۃ المفاتیح جلد ۱ ص ۱۵۵، اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۳۱۴، مظاہر حق جلد ۴ ص ۳۲۲، مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۵۵، باب الملاحم فصل اول ص ۱۵۵۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَا هُمَا وَاحِدَةً وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونٌ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كَلْهُمُ نَبِيْعُهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (ترجمہ) حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ تحقیق حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے گروہ ٹکرائیں گے اور میان جنگ عظیم ہوگی۔ ان کا دعویٰ ایک ہوگا۔ اور یہاں تک کہ ظاہر ہوئے کہ بت دھوکا دینے والے اور بت جھوٹے تیس کے قریب ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔

(نوٹ) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگی نبی پوری ہوئی ہے ہمارے ملک ہندوستان میں مزارعہ قادیانی احمد نورا کابلی حال مقیم قادیان۔ عبد اللطیف۔ مولوی یا محمد نور پوری۔ مولوی محمد فضل خان۔ عبد اللہ نیما پوری میاں بی بخش وغیرہ نے نبوت و رسالت کے دعوے کئے ہیں۔

**حدیث (۵) مشکوٰۃ شریف مترجم باب فضائل سید المرسلین** فصل اول جلد ۲۲ و حد ۲۲ پر ہے۔  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلِي وَمِثْلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمِثْلِي قَصِي  
أَحْسَنُ بَنِيَانِهِ تَرَكْتُ مِنْهُ مَوْضِعَ لَبَنَةٍ فَطَافَ بِهِ النَّظَارُ فَيَتَجَبَّوْنَ مِنْ حَسَنِ بَنِيَانِهِ الْأَمْوَاعَ  
تِلْكَ اللَّبَنَةُ فَكُنْتُ أَفَاسِدُ دُتْ مَوْضِعَ اللَّبَنَةِ خَلِمَ فِي الْبَيَانِ وَخَلِمَ فِي الرِّسَالِ وَفِي  
رَوَايَةٍ فَأَمَّا اللَّبَنَةُ وَأَمَّا خَاتِمَةُ النَّبِيِّينَ (متفق عليه) ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اور انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک محل ہو اور اس  
کی دیوار اچھی بنائی گئی اس محل سے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی گئی پھر دیکھئے والے لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اس دیوار  
کی خوبی سے تعجب کرتے تھے۔ مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی۔ سو میں ہوا کہ میں نے اینٹ کی جگہ بند کی۔ میرے ساتھ دیوار  
ختم کی گئی۔ اور میرے ساتھ رسول ختم کئے گئے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پس میں ہوں مثال اس اینٹ کی اور میں  
آخری نبی ہوں (ان نیز دیکھیے صحیح مسلم شریف جلد ۲۲ حد ۲۲)

**حدیث (۶) مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۲۲ باب فضائل سید المرسلین** فصل اول۔ کنز العمال جلد ۱۳  
مرقاة المفاتیح جلد ۵ ص ۳۶۱۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۴۹۹ مظاہر حق جلد ۴ ص ۴۹۹ دلائل النبوة جلد ۱ ص ۱۳۷ شرح الشفاء  
جلد اول ص ۳۷۳۔ زرقانی شرح مواجب اللہ جلد ۱ ص ۲۱۷۔ خصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۱۹۳ پر ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُضِيَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عِصْيَاتُ  
جَمَاعٍ أَكْثَرُهَا وَتُصِرَّتْ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَجَعَلْتُ لِي الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَ  
طَهْرًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخَلِمَ فِي الْبَيِّنَاتِ (رواہ مسلم) ترجمہ حضرت ابو ہریرہ  
سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نبیوں پر چھ باتوں میں فضیلت دیا گیا ہوں میں  
کلمے جامع دیا گیا ہوں۔ اور دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنے کے ساتھ فتح دیا گیا ہوں اور میرے لئے زمینیں حلال کی گئیں  
اور میرے لئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی کی گئی۔ اور میں ساری خلقت کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور میرے ساتھ نبوت ختم  
کی گئی۔ **حدیث (۷) مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۲۲** ص ۲۳۵ و حد ۲۳۵ باب فضائل سید المرسلین فصل دوم ص ۲۳۵

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا قَائِدُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فُخْرَ وَآنَا  
خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فُخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَنَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ وَلَا فُخْرَ (رواہ الدارمی) ترجمہ حضرت جابر  
سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیغمبروں کے آگے چلنے والا ہوں۔ اور میں پیغمبر سے نہیں  
کہتا ہوں۔ اور میں آخری نبی ہوں اور نہ کچھ فخر سے کہتا ہوں۔ اور میں ہوں پہلا شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا  
گیا۔ اور میں فخر سے نہیں کہتا ہوں۔

**حدیث (۸)** حدیث کی کتاب سنن ابن ماجہ شریف کے صفحہ ۳۰، ۳۱ پر ایک طویل حدیث مرفوعہ حضرت ابی امامۃ الباقی رضی اللہ عنہ سے آئی ہے جس میں ایک جملہ بھی ہے کہ حضور پر نور نے فرمایا: **وَأَنَا أَخُو الْأَنْبِيَاءِ** واختتموا خواہ الاممہ (ترجمہ) میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

**حدیث (۹)** سنن ابی شریف مطبوعہ ۱۲۹۹ھ مطبع نظامی کانپور کے صفحہ ۳ پر ہے فقال لنا عبد اللہ بن ابراہیم اشعبدانی سمعت اباہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اخو الانبیاء واناہو المساجد (ترجمہ) حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

**حدیث (۱۰)** صحیح مسلم شریف (مطبوعہ ۱۲۹۹ھ مطبع احمدی دہلی کی جلد اول صفحہ ۲۴۷۔ باب فضل الصلوۃ مجید مکہ والمدینہ میں ہے "فقال لنا عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ اشعبدانی سمعت اباہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اخو الانبیاء وان مسجیدی (خو المساجد) (ترجمہ) حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق میں آخری نبی ہوں اور تحقیق میری مسجد آخری مسجد ہے۔ **حدیث (۱۱)** کتاب کنز العمال کی جلد ۶ کے صفحہ ۲۵۶ پر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ**

**حدیث (۱۲)** صحیح مسلم شریف جلد دوم کے صفحہ ۲ پر ہے عن الزہری سمع محمد بن جبشہ بن مطعم عن ابيه ان النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یحیی بے الکفر وانا الی شئ الذی یحیی الناس علی عقبی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ فقی (ترجمہ) حضرت جبشہ بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ خدا میرے لیے کفر کو مٹاتا ہے، اور میں عاقب ہوں کہ لوگ میرے قدوں پر کھٹے ہوں گے۔ اور عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا۔

(نوٹ) صحیح مسلم شریف جلد دوم کے صفحہ ۲ پر یہ بھی ہے وفي حدیث معنی قال قلت للزہری وما العاقب قال الذی لیس بعدہ فقی (ترجمہ) اوچھری روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ میں نے حضرت امام زہری سے پوچھا کہ عاقب کے کیا معنی ہیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا عاقب وہ ذات پاک ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا۔

**حدیث (۱۳)** صحیح بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۹۱ پر ہے۔

عن ابی حازم قال قاعدت اباہریرۃ خمس سنین فسمعتہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت نبوا اسرا میل تنوہا ہم الانبیاء کلما هلك نبی خلفہ نبی واناہ لا نبی ۛ کتاب الامارۃ۔ باب وجوب الوفاء بعتہ الخلیفہ۔ الاول فالاول



عبدی دستگون خلفاء فتکثر قالوا فما احونا قال فوا بعبۃ الاول فالاول واعطوهم حقهم فان  
 اللہ سائلنا لعمام استواءہم (ترجمہ) حضرت ابو سمرقہ نے حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ  
 حضور پر نور نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے انبیاء ان میں سیادت کرتے تھے جب ایک بنی فوت ہو جاتا تھا تو اس کے پیچھے ایک اور  
 بنی تو تھا۔ اور تحقیق میرے بعد کوئی بنی نہ بنایا جائیگا اور غریب خلیفے ہونگے اور بہت ہونگے۔ حضرت صحابہ نے عرض کیا ہمیں  
 کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ پہلے خلیفہ کی بیعت کرو اور ان کو ان کا حق دو۔

رضہ (فقط) حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت  
 علی رضی اللہ عنہم خلفاء امت میں سے ہوئے ہیں مگر بنی اللہ کوئی نہیں ہوا ہے۔

**حدیث ۱۴۱** سنن ترمذی شریف مطبوعہ ۱۲۶۹ھ مطبع المطابع دہلی جلد ۳ ابواب الروایہ۔ باب دھبت

النبوة وبقیت المبعوثات میں ہے۔

«حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفا بن مسلم نا عبد الواحد نا المختار بن فلفل نا  
 انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الرسالۃ والنبوة قد انقطع  
 فلا رسول بعدی ولا نبی قال فشق قلبی علی الناس فقال لکن المبعوثات فقالوا یا رسول  
 وما المبعوثات قال رویا المسلمہ وہی جنی عن من اجزاء النبوة (ترجمہ) حضرت انس بن مالک سے روایت  
 کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رسالت اور نبوت البتہ منقطع ہو گئی۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول نہ آیا جائیگا  
 اور نہ نبی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ یہ بات لوگوں پر گراں گزری۔ پس حضور پر نور نے فرمایا لیکن مبعوثات باقی ہیں پس صحابہ  
 نے عرض کیا یا رسول اللہ اور مبعوثات کیا ہیں حضور نے فرمایا کہ یہ مسلمان کا خواب۔ اور یہ نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے  
 (نیز دیکھو سنن ابن ماجہ جلد ۲ ابواب تعبیر الروایہ)

**آزبانہ عتبرا** (روماد مقدمات قادیانی) اس کتاب میں ان فوجداری مقدمات کے ساتھ  
 کہ رسالت سورہ پیر بربانہ یا چھ ماہ قید کے سزا پاب ہوئے تھے۔ ان واقعات کی تفصیل درج کتاب موجود ہے  
 مقدمہ وقوع میں آئے رہے۔ فرما صاحب کا اجلاس عدالت میں غش کھا کر گناہ گسٹوں پاؤں پر کھڑا رہنا پس اس کی جاں  
 لب ہو کر پائی مانگا اور پائی نہ ملنا وغیرہ وغیرہ حالات قابلہ دید ہیں فرما صاحب اور ان کے اراکین عدالت مولوی نور الدین  
 اور عبد الکرم کے حلفی بیانات میں دروغ بیان نبوت اور خلافت کی تبلیغی کھونٹے کے لئے کافی ہیں۔ کتاب طبع و طباعت  
 ریدہ ریب ایٹل پریس ٹیلی فیت صرف ۷۰ ایک پیسہ کاپیہ مینہ جہر شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

# تایخ و عباد عدل و انصاف

نویں صدی ہجری کا آغاز ہے۔ اور گجرات کے تخت پر سلطان احمد شاہ داد عکالی نے رہا ہے سلطان احمد شاہ کی ایک بیٹی تھی جسے وہ جان سے زیادہ عزیز سمجھتا تھا۔ اس کی شادی اس نے اپنے بھتیجے سے کر دی۔ اور بیٹی اور داماد کی غیر معمولی خاطر داری کرتا تھا۔ ایک دن بادشاہ کا داماد شکار کھیلنے کے لئے گیا جنگل میں ایک ہرن ملا اس کے پیچھے گھوڑا ڈال دیا ہرن تو مارا گیا۔ لیکن ملازموں کے ساتھ چھوٹ گیا سامنے سے ایک کسان آ رہا تھا نوجوان شہزادہ نے اسے حکم دیا کہ وہ ہرن کو اٹھا کر شاہی کیمپ تک پہنچا دے کسان نے جواب دیا کہ میں اس وقت ایک نیت غمیری کام کے لئے جا رہا ہوں اور تہا سے ساتھ نہیں چل سکتا۔

شہزادہ کو غصہ آیا اس نے کسان کے ایک لٹ ماری۔ لٹ جسم کے کسی نازک حصہ پر لگی اور زرا سی دیر میں تڑپ کر مر رہو گیا۔ کسان کے غمزدگی کو معلوم ہوا کہ قاتل بادشاہ گجرات کا داماد اور بھتیجا ہے انہوں نے دیار شاہی میں فریاد کی عدالت سے شہزادے کے نام حاضری کا حکم صادر ہوا تاریخ معینہ پر احاطہ عدالت میں لوگوں کا ہجوم تھا مقتول کے وراثتی حاضر تھے اور قاتل شہزادہ قاضی نے فیصلہ صادر کر دیا کہ شہزادہ مجرم ہے اور غریب کسان کو ملاک کرنے کی پاداش میں سزائے موت کا مستحق ہے وراثت لے آگے بڑھ کر عرض کیا کہ ہماری دادی ہوئی عدل اسلامی کا نظارہ اپنی آنکھ سے دیکھ لیا۔ ہم شہزادہ کی جان لینا نہیں چاہتے شرع میں قصاص کی دوسری صورت توں بہا ہے لہذا ہم اپنے عزیز کے خون کے بدلے شہزادہ سے روئے لا دیا جائے قاضی نے جواب دیا کہ تم کسی جبر واکراہ کے بغیر دعویٰ قصاص سے دستبردار ہونا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں رقم کا تعین کرو۔ غریب کسانوں نے اپنے عزیز کے خون کی دوسواشر فیاں طلب کیں قاضی شہزادے نے مقدمہ کی کارروائی آخری فیصلہ کے لئے سلطان احمد شاہ کے پاس بھیجی اور لکھ دیا کہ شہزادہ کا جرم ثابت ہو لیکن مقتول کے وراثت دواشر فیاں بطور خون مالینے پر آمادہ ہیں اور شہزادہ پانچواشر فیاں دے رہا ہے لہذا میری رائے میں مقتول کے وراثت کو خون بہا دلا کر شہزادہ کی جان بخشی کی جا سکتی ہے۔

شاہ گجرات کے پاس یہ کاغذات پہنچے بجل میں جھڑپا تھا شہزادی نے اپنے باپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا لیکن بادشاہ نے یہ کر کے آنے سے منع کر دیا کہ میں بیٹی کی موت دیکھ کر میرے قدم جاوہ انصاف سے متزلزل نہ ہو جائیں۔

بادشاہ نے مقدمہ کی کارروائی پڑھی پیشانی پر پل پڑ گئے اسی وقت قاضی کو طلب کیا اور اس سے کہا کہ تم عدالت کے لائق نہیں ہو۔ قاضی بہت شاہی سے تھوڑا ٹانپنے لگا۔ سمجھا کہ بادشاہ کو اپنے عزیز ترین بھتیجے اور داماد کے خلاف میر فیصلہ ناگوار لگا رہا ہے۔ بولا۔ جہاں نہا کا عدل شہو ہے۔ مجھے یقین تھا کہ اگلیں عدل نہیں کروں گا۔ تو خدام باگاہ کی تلوار میرے قلم زد ہو گئی۔

بادشاہ نے کہا کہ تم نے ہرگز عدل سے کام نہیں لیا،

قاضی نے عرض کیا نفل اللہ شہزادہ باجر شہاب تھا انہوں نے خود اقبال کر لیا تھا میں حکم قصاص جاری کرنے پر مجبور تھا لیکن از رو شرعیت شہزادہ قتل کے وارثوں کو خون نہا دیکر اپنی جان بچا سکتا ہے۔

سلطان محمد شاہ نے جھنجھلا کر کہا، یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ تم نے عدل سے کم نہیں لیا بلکہ شہزادہ کی رعایت ملاحظہ کی ہو قاضی نے کہا حضور! شرعیت میں خون نہا جائز ہے،

بادشاہ نے جواب دیا ہاں ہاں مجھے معلوم ہے لیکن تم نے اس پر بھی غور کیا ہے کہ اس سے لڑاؤ کی کس قدر حوصلہ افزائی ہوگی اور میری غریب رعایا کی زندگی کتنی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ سردو لہندہ کی غریب بندہ کو ذرا سی بات پر قتل کر دینگا۔ اور اس کے وارثوں کو وہیہ کی قصاص سے بھی جا بجا مجھے اپنی غریب رعایا کے لاکھوں افراد کی جانیں ایک جتنیجے کی جان سے زیادہ عزیز ہیں، لہذا میں غریب رعایا کی تجویز منظور نہیں کرتا شہزادہ کو ایک غریب کسان کے قتل کی پاداش میں آج اور اسی وقت میرے موت دی جائیگی اور دو لہندہ لوگوں کی عبرت کے لئے اس کی دودن تک سرطشہ میں لاش لٹکائی جائیگی،

قاضی نے غصہ سے کہا شہزادہ کو زنجیریں میں جکڑ کر قتل گاہ کی طرف لے چلے حکم شاہی نکل کر عدلیہ میں قیامت برپا ہو گئی بادشاہ کی اکلوتی بیٹی پڑے سے نکل آئی اور سلطان احمد کے قدموں پر سر رکھ کر بولی:-

ابا جان میرا سہاگ؟ بادشاہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے لیکن انصاف انصاف تھا بیٹی کو طعج سے لگالیا۔ اور کہا:-

”بیٹی تیرا سہاگ میری رعایا کے خون کی اذنی قیمت ہے“ (منجھنی)

خالکساری فتنہ } ہندو مت کے تیز و لہجہ اعظم یعنی عنایت اللہ شرقی کے کفریہ عقائد پر زادہ محمد بہاء الحق صاحب قاسمی امرتسری نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے جس متحلی و قابلیت کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کے لئے ہر سچے مسلم کو ان کامنوں ہونا چاہیئے۔ رسالہ ہذا کا تیسرا ایڈیشن کئی مضامین کے اضافہ کے ساتھ حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ حجم ۶ صفحہ۔ کتابت و طباعت عمدہ۔ قیمت ۲۰ روپے خرچ محصول ڈاک ایک آنہ۔ چلنے کا پتہ

نبیجر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ پنجاب

# ماضی و حال

لَا اِخْتَارَ مِنْهُ نَبُو سُلْطَانٍ عِنْدَ اَهْلِيهِ يَوْفَى سِوَى مُحَمَّدٍ صَلَّيْ

مٹ رہا ہے آج دنیا سے ترا قومی وقار  
بجلیاں ہیں ہر طرف اور جز من اسلام ہے  
پہنچ تھے تیرے لئے دنیا کے سارے قید و بند  
باؤں تیرے اب نہیں ٹھکتے ہیں آزادی کی سمت  
دیکھتا ہے آج تو حسرت سے مام حریت  
آج ہے اسباب پر تیرا بھروسہ غمِ غسل  
سہنس رہی ہے تیری ہمت پر یہ ساری کائنات  
کاٹ دیں جس نے تجھیں ابطال کی اوام کی  
جس نے زریں کر کے تاریخ عالم کے ورق  
کیا وہی تو ہے جو دنیا میں کبھی تھا سرفراز  
جب ترے نعروں سے بڑھ جاتا تھا جوش کا زار  
جس نے قدموں سے پھل ڈالا تھا شاہوں کا جلال  
تیرے نالے لے لے اشریں اور فغاں کچھ بھی نہیں  
ہو گئی مسحور جس سے آہ تیری زندگی  
ذرہ ذرہ انقلاب دہر کی نفس پر ہے  
سوئے والا منزل مقصود پر پہنچا کہیں

کچھ خبر بھی ہے تجھے اے مسلم غفلت شعرا  
غیر کیا خود تیری ہستی دشمن اسلام ہے  
میں نے مانا تھا کبھی دنیا میں تو بھی سر بلند  
آج لیکن بڑھ رہا ہے خانہ بربادی کی سمت  
کل دیا کرتا تھا دنیا کو یہاں حریت  
رازق مطلق تھا تیرا کل خدا کے لم یزل  
وہ تو بڑھتا ہے تو سکون مرگ میں تازہ حیات  
تو نے کھودی ہند میں وہ عظمت اسلام بھی  
کیا وہی تو ہے لیا جس سے دنیا نے سبق  
کیا وہی تو ہے کہ جس پر سرفروشی کو تھا ناز  
یاد کرو وہ دن کہ جب تھا کامیاب روزگار  
جوش ایمانی میں جب تو تھا سلف کی اگال  
ہائے تیری عظمتوں کا نشان کچھ بھی نہیں  
آج استعمارِ عرب کی ہے وہ جادوگری  
سن کہ سیراغت جہاں میں اک نئی تعمیر ہے  
بے عمل تو ہیں جہاں میں زندہ رہ سکتی نہیں

انے مقصد کیلئے مرنا ہے قومی ارتقاء  
کانش ہوتا یاد تجھ کو یہ سبق اسلام کا

# ہردو قسم مرزائیت پر تبصرہ

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

اغیار کی نظر میں کسی قوم کا مسلمان ہونا اس امر کا ثبوت نہیں کہ وہ اسلام کے نزدیک بھی مسلمان ہے مثلاً سکھ قوم نے نزدیک ہے میں شامل ہیں مگر جو کلمان کے اصول مذہب مندوں سے الگ ہیں اس لئے ہندو قوم ان کو الگ سمجھتی ہے اور حکومت بھی ان کو الگ قوم سمجھتے ہوئے علیحدہ حقوق دینے کو تیار ہے مگر یہ کیا غضب ہے کہ مرزائی خواہ مخواہ مسلمانوں میں گھسے چلے آئے ہیں بلکہ حق پر اسلام صرف اپنے لئے جبری کر رہے ہیں اور دوسروں کو بغیر اہل حق و استحقاق کی سند اپنے لئے مخصوص کر رہے ہیں۔ اور اب اگر اندری اندر جاری جڑیں کاٹ رہے ہیں اور خاتمہ نہیں کہ ان کے سوا کوئی اور مسلمان دنیا میں ہے۔ اس لئے اہل علم حضرت۔ اور اہل قلم نے علمائے قوم کا فرض ادا نہیں ہے کہ تا وقتیکہ مرزائی مرزائیت کو ترک نہ کریں کبھی بھی مسلمانوں میں شمار کرنے کیلئے آمادگی ظاہر کریں

**مرزائی** مرزا صاحب نے اپنی مظلومیت کی حالت میں جو بابا گالیاں دی ہیں، ورنہ گالیاں نیاں کاشیونہ تھا پچھانچہ آپ نے لکھا ہے کہ ”اے بزدلات فرقہ وولیان“ آخری زمانہ کے وہ علماء خنکوا تحضرت علیہ السلام نے ہوری قرار دیا ہے وہ باخسہ پولی تہی قسم کے مولوی ہیں جو سب معمود کے مخالف اور جانی دشمن ہیں اور اس کو کافر بے ایمان اور جال کہتے ہیں..... لیکن جو ایسے علماء نہیں ہیں ان کو جوہدی نہیں کہتے اب مرزا صاحب کی پوزیشن صاف ہو گئی۔

**مسلمان** مرزا صاحب کے دُشمن مولوی کون تھے؟ وہی مایہ ناز اہل اسلام متدیانوں کے کھل چھری کے طور پر بار بار یہ سمجھا کہ انہیں تم نبوت کی قسم کی نبوت کا اعلان نہیں آخر تنگ آ کر مرزا صاحب کے اقوال و اعتقادات پر چارپانچ سو فتنیاں اہل اسلام کا فتویٰ پیش کیا گیا تاکہ وہ اپنی غلط فہمی پر تائب ہو کر مسلمانوں میں شامل ہیں۔ مگر خراب کو نقد کا مرض لاحق ہو چکا تھا انہیں مجاہدات اور بے اصول لٹائف کے اثرات نے ایسے ایات میں پھنسا دیا جو عوام انتہائی تصوف کمون فقر کو پیش کیا کرتی ہیں۔ اور شیخ کی زمانہ سے ایسے ہلکے مڑل لوٹے کرتے ہوئے سلامتی کے کلمے پہنچا کر انہیں آپ سے جھال کھتے ہیں مگر یہاں نہ کوئی مرشد فاضل اور شیخ۔ بلکہ یہ مرشد اپنے پرنسز کیا جاتا تھا جلال الدین تہیہ یہ تو کہ مدتی قوت بنتے بنتے ۱۹۱۰ء میں اعلان کر دیا۔ کہ میں نبی ہوں۔ اور میں سکھ کافر ہے۔ اور لوگوں کو دیوانہ سمجھ کر فتویٰ کھسے سے بچنے کی یوں لاف کالی کہ اسلام میں گوسی سرفری نبوت کا نام نہ لیا گیا ہے مگر مذہب نبوت کا دوسرا بابا جیکر لگاتا ہے جسکی مدت کم از کم ایک ہزار سال ہے۔ نبوت کا نام نبوت بروز کی کھایا عجاری اور غیر شرعی۔ اور پھر فتنیان اسلام کو اپنا دشمن بنا کر اس قدر گالیاں دیں کہ کوئی جاٹ بھی ایسی گالیاں نہیں دیتا اور تجبیلا و تشبیح کرتے کرتے میان تک پہنچ گئے۔ اور کہہ دیا کہ انکو جو معلوم نہیں کہ تمام البینین کا کیا مقصد ہو؟ اور اسی غلط عقیدہ کی بنا پر زول مسیح ماری کا عقیدہ بنا رکھا جو جس ثابت ہوا ہے کہ ختم رسالت کے منکر نہیں بلکہ یہ لوگ منکر ہیں جو ہمارے برخلاف ہماری تفسیر شائع کر رہے ہیں۔

اب ہم ناظرین سے یہ پوچھتے ہیں کہ جب ہمارے مفتیان شرع متین اور امام عرب عجم کے علمائے کرام مزار صاحب کے نزدیک صرف اس جرم سے کہ انہوں نے آپ کو دعویٰ نبوت سے کیوں روکا، یہودی، خنزیر، کٹے، بچھو، سانپ، و لہذا حرام وغیرہ نہ کہے۔ تو عوام الناس جو ایسے لوگوں کو اپنا مقتدا سمجھتے ہیں مزار صاحب کے نزدیک کب دشنام لوانی سے منع ہو سکتے ہیں۔ تو گویا ہوں سمجھو کہ اگر کوئی عیسائی اس وقت مزار صاحب کے متعلق کوئی سخت است لفظ استعمال کرے تو تمام امت مزار ائمہ اپنے متعلق اس لفظ کا اثر اثرات کرتا ہوا جانتی ہے۔ تو علیٰ ہذا القیاس اہل عقیدہ اوں کو گالیاں دی گئی ہیں تو ہم اپنے آپ کو ان گالیوں سے بے رحم سمجھ سکتے۔ کیا کوئی کسی کے باب یا مدرک کو گالیاں دے تو بیٹیا یا مردیں گالی سے متہم نہیں ہوتا۔ اس لئے مزار ائمہ کا یہ عذر بالکل غلط ہے۔ اور خود مزار صاحب کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ جو علمائے اسلام حکمران ہیں کہتے ان کو ہم بھی برا نہیں کہتے، تو علیم یا تہ شخص خاص جو ساری عمر دنیاوی علوم میں مشغول رہے ہیں اور اخیر میں مذہب کا نام آتا ہے تو صلح کل بن جاتے ہیں یا اسلام پر تنقیدی تحریف و تقریر کی آفت ڈالتے ہیں۔ جو شخص کے نزدیک ایسے لوگ علمائے خیرین داخل ہوں۔ اور مفتیان اہل اسلام علمائے سوہیں شامل ہوں اس کی خدا وادایاقت کا خدا ہی حافظ ہوگا۔ ہم اس سے زیادہ کیا کہہ سکتے ہیں،

(مرزائی) احادیث کے متعلق مرزا صاحب لکھا ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف نہ ہو اس کا منکر شیطان کا بھائی ہے اور قرآن سب پر مقدم ہے اور وحی صحیحہ (یعنی قادیانی وحی) احادیث ظنیہ پر مقدم ہے جبکہ وہ قرآن کے موافق ہو اور حدیث مخالف ہوگی مسلمان اس حق بزرگان جاری کیا اب بھی کہو گے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ یا ان کی وحی تشرعی نہ تھی۔

دوب کو مر جانے کا انتقام ہے۔ تم مرزائی ہو کہ مرزا کی شان مٹی میں کھسکے ہو قادیانی سچ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم حق قدر ہے۔

(مرزائی) خدوی فضیلت سے مرزا صاحب نے بیشک باقی انبیاء پر اپنی فضیلت ظاہر کی ہے کیونکہ امام ابن سیرین کا قول ہے۔ المجدی افضل من بعض الانبیاء

مسلمان ہمارے نبی کو ہم صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کہتے ہیں مگر حضور نے کبھی بھی قسم کا کلمہ لفظ نہیں کہا۔  
 علیؑ نے کہا جاست کو نہ دیا یہ منبر؛ حدیث میں است در گبریا نام ابن مریم نے دیکھ کر کو چھوڑا۔ اس سے متبر غلام احمدؒ۔  
 اگر ان فقرات میں توہین نہیں ہے تو کسی مسلمان کو جائز نہ ہو گا کہ علیؑ کی بجائے مرزا کا کلمہ صریح پورا کر دے یا حسین کی بجائے مرزا  
 اور ابن مریم کی بجائے ابن مرزا وغیرہ کا ذکر دلی بھڑاس نکال لے مگر جہاں تک خیال پریش نہ رہا تاویل تحریر تک عزت کا ختمہ  
 سمجھ جائیگا،

گذاشتن مضمون بہت لمبا ہو گا۔ فرصت اینہیں بہتر نزدیکی مضمون اس امر کے لئے کافی تفصیل پیش ہو سکتا ہے کہ  
(۱) اس وقت کے مجدد و میرزا یحییٰ میں بلکہ وہ جماعت کے کہ مدعی نبوت کو لو اس کے اعداد و کوراہت پر لائق کوشش کر رہی ہے۔  
(۲) مزایوں کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں، حکومت کے گھر میں وہیں دھکے دیتے ہیں اور آج ہم ان کو دھکے دینے کے تھک رہے ہیں کہ  
میں مسلمانوں پر حکمرانی حاصل کر کے فرعیت کا ثبوت نہ دے سکیں (۳) امت محمدیہ میں مسئلہ نبوت فروعی اختلاف نہیں ہے کہ قابلِ بڑا



# مرزا قادیانی کا بیوفامیر

گھون  
مولوی محمد علی صاحب ایم اے

(مولوی حبیب اللہ مہاجر خیل لکھنؤ بھیر کے قلم سے)

مولوی محمد علی کے اقوال

مرزا قادیانی کے اقوال

(۱) رسالہ حقیقت المسیح از روئے قرآن و بائبل کے صفحہ پر ہے۔ اولاً (۱) المسیح کی پیدائش کا معجزانہ ہونا قرآن سے ثابت ہو جوا ب قرآن کریم کی کوئی آیت پیش نہیں کی۔ نہ یہ بتا سکا کہ معجزانہ سے کیا مراد ہے۔ اس کے برخلاف حضرت مسیح کا معمولی انسان کی طرح پیدا ہونا قرآن کریم میں صاف مذکور ہے۔

(۱) ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ اور پھر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں ایسے لوگوں کا خدام وہ خدا تھے۔ اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو اللہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ درجنہا الحکم قادیان سورج

۲۲ جون ۱۹۷۱ء صفحہ ۱۱ کتاب ملفوظات احمدیہ

(۲) رسالہ حقیقت المسیح از روئے قرآن و بائبل کے صفحہ پر ہے۔ اور انجیل سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ یوسف اور مریم مقدسہ میں تعلق زوجیت کسی رنگ کا تھا جیسا دنیا میں میان بی بی کا تعلق ہوا کرتا ہے۔

(۲) کتاب مسیح ہندستان میں کے صفحہ پر مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ «اور انجیل میں مسیح کی پیدائش بغیر باپ کے بیان کی گئی ہے۔»

(۳) تفسیر بیان القرآن کی جلد ۱۵ صفحہ ۳۱ پر ہے۔

(۳) کتاب مواہب الرحمن کے صفحہ ۷ پر ہے۔

پس یہ تمام امور اس بات پر دلیل ہیں کہ قرآن کریم حضرت عیسیٰ کی پیدائش بن باپ بیان نہیں کرتا۔

«وہاں تعجب انکسائے است کہ میں نشانہ نظر نمی کنند کہ برائے نبوت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چو علامتنا است و میگویند کہ عیسیٰ از لطف پر او یوسف پیدا شدہ است از زنا است حقیقتہ

اب انجیل سے ثابت ہو کہ حضرت مریم کے ساتھ یوسف کا تعلق زوجیت کا تھا۔ اور اسی تعلق سے آپ کے ہاں رب سہی دلا بھی ہوئی۔ (ربان جلد ۱۵ صفحہ ۳۱)

راخے فہمہ و معلوم است کہ بر ہم حد لقی قبل ازین کہ نکاح کہستہ یافتہ شد و مجال او بود کہ نکاح کہند و اس آں امر است۔ کہ از قرآن شریف انجیل آں را نوشتہ ایم۔

(۴) تفسیر بیان القرآن کی جلد دوم کے صفحہ ۲۱ پر ہے۔

(۴) کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۱۱ پر مرزا صاحب نے لکھا ہے۔

”یہ زمانہ نبوت کا کلام ہے، نہ پیدائش کے فوراً بعد۔“

(۵) بیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۵۷۵ پر ہے۔  
 ”اگر تم قرآن کریم کے بیان سے آگے نہ نکلیں تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ یاقنی الواقع حضرت ابراہیم کو اس آگ میں ڈال دیا گیا یا جلیا کہ انصاف اللہ من۔ العباد سے ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال حکمت سے حضرت ابراہیم کو آگ میں پڑنے سے پہلے نجات دیدی“

(۶) بیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۸۵ پر ہے،  
 ”خضر کے اپنی وحی کو حجت قطعی ٹھہرانے سے یہ صاف ثابت ہوا ہے۔ کہ وہ رسول اور نبی تھے۔“

(۷) قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ صفحہ ۸۷ نوٹ ۲۲۳ میں ہے  
 ”قرآن میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں کہ یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ التسم جو یہاں مذکور ہے، بالظہور التمر کے نکل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف منہ میں اخند کرنے کا۔“

(۸) تفسیر بیان القرآن کے نوٹ نمبر ۱۰ کا خلاصہ مطلب یہ کہ آیت  
 قال یا ایہا الملا اذیکم یا قونی جبر شہا قبل ان  
 یا قونی مسلمین میں مراد اس شخص کی ہے جو حضرت سلیمان  
 کے بلقیس کو چھلانے کے واسطے اپنے املا کا رس اور علم و تیار کرنا چاہتے  
 تھے پس یا قونی جبر شہا کا صحیح ترجمہ بطرح ہے کہ اس کے واسطے  
 تخت لے آؤ یعنی تیار کر کے یا کر اور اس بلقیس الامت مراد  
 نہیں۔ (کشف الاسرار ص ۹۹)

(۹) تفسیر بیان جلد ۳۔ ۱۵۱ پر ہے  
 ”اور خاتم النبیین کے معنی میں آخری نبی۔ اور آپ کے خاتم النبیین

”اور عجیب بات یہ کہ حضرت مسیح نے تو صرف مدین میں ہی بتیں  
 کیں مگر اس راز کے نے پٹ میں ہی دو متبر باتیں کیں۔“  
 (۵) حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۵۰ پر ہے، ”ابراہیم علیہ السلام چونکہ صاف  
 اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا۔ اس لئے ہر ایک بت کے وقت خدا  
 نے اس کی مدد کی جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا خدا نے آگ کو اس  
 کے لئے سرد کر دیا“ (صفحہ ۲۳) رتباتی القلوب صفحہ ۷۸ اخبار  
 قادیان ۶ جن ۱۹ء ص ۷

(۶) الزوال و ام کے صفحہ ۵۳ پر مزار حق نے لکھا ہے ”وہ شخص  
 جس نے کشتی کو توڑا۔ اور ایک معصوم بچہ کو قتل کیا جس کا ذکر قرآن  
 شریف میں ہے وہ صرف ایک ملہم ہی تھا بتی نہیں تھا۔“

(۷) کتاب مسیح نزد نشان میں کے خدا پر مزار صاحب نے لکھا  
 ”اور ظاہر ہے کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں مر نہیں تھا۔ اور اگر یہ  
 سے زیادہ کچھ ہوا تھا۔ تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی۔ اور خدا کی  
 پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس خدا کے فضل سے بچھل  
 کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا۔ اور آخر قوم کو قبول کیا۔“  
 (۸) حکمت البشری کے صفحہ ۸۰ کے حاشیے پر ہے۔

”وانت تعلم انما احو اذا اراد شیدا فانما اقول  
 له کن فیکون اتحبون ان ملائکة الله کانوا  
 اقل همہ وقوة من صاحب سلیمان الذی  
 ما قام من مجلسه وما نقل الی مکان واتی  
 جبرش بلقیس قبل ان یوقد طرف سلیمان“

(۹) حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۰ کے حاشیے پر ہے۔  
 ”اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین  
 ۱۔ طبع ثانی۔ کو پریور پرنٹنگ پریس لاہور

کہا۔ اس لئے کہ نبوت کو آپ کے ساتھ ختم کر دیا۔  
”نبیوں کے خاتم کے معنی نبیوں کی مہر نہیں۔ بلکہ آخری  
نبی ہیں (جلد ۳) صفحہ ۱۵۱

(۱۰) النبوة فی الاسلام کے صفحہ ۱۵۱ پر ہے۔  
”اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت درجہ  
قرب کی نسبت رکھنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔ اور دوم جو شخص  
اس امت میں ہو دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے یہ سوم نبوت  
تشرعی اور غیر تشرعی یکساں نہیں۔“

(۱۱) النبوة فی الاسلام کے صفحہ ۱۵۱ پر ہے  
”اس حدیث کی رو سے جو شخص بعد آنحضرت صلعم دعویٰ نبوت  
کرے وہ کذاب ہے اس حدیث میں یہ نہیں لکھا کہ جو شخص  
کذاب ہو گئے۔ وہ تشرعی نبوت کے مدعی ہونگے۔ بلکہ مطلق  
نبوت کے مدعی لکھا ہے۔ پس اس کی رو سے امت کے اندر ہر کو  
نبوت کا دعویٰ بھی کذاب کا کام ہے“

(۱۲) النبوة فی الاسلام کے صفحہ ۲۷ پر ہے،  
”حضرت مسیح موعود کی نبوت ہی نبوت ہے جسکو بالفاظ  
دیگر محدثیت کے نام سے یاد کیا گیا ہے“  
(۱۳) تفسیر بیان جلد اول کے صفحہ ۷۹ پر آیت وَاذْ  
قَالَ اللَّهُ هِيَ سَيِّئٌ ابْنُ مَرْثِيٍّ أَنْتَ قُلْتَ  
لِلنَّاسِ (سورة المائدة - پارہ ۷) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا  
ہے ”یہ کلام عالم برزخ کا ہے جو نزول قرآن سے پہلے  
ہو چکا ہے۔“

بفہمہ ص ۱ پر ملاحظہ ہو۔

یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہرزی جو کسی اونبی کو سرگز نہیں  
دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین پھیرا۔ یعنی آپ  
کی پیروی کمالات نبوت بخشی ہے۔ اور آپ کی توجہ جانی نبی  
نراش ہو اور یہ قوت قدسی کسی اونبی کو نہیں ملی۔

(۱۰) تجلیات الہیہ کے صفحہ ۲۷ پر ہے،  
”اب سچ محمدی نبوت کے سب نبوتیں نہیں۔ تشرعیت  
والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور غیر تشرعیت کے نبی ہو سکتا ہے  
مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بنا پر امتی بھی ہوں اور نبی بھی

(۱۱) اخبار بدایاں جلد ۹ نمبر ۵ پارہ ۱۹۰ کے  
صفحہ ۲ پر ہے،

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی  
ہے۔ خدا تعالیٰ جسکے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ  
کیست و کیفیت دوسرے امت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں شکیوہ  
بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر  
صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں“

(۱۲) براہین احمدیہ حصہ پنجم (نصر الحق) کے صفحہ ۳۵۷ پر ہے  
پر ہے دوسری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور  
وحی الہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا،

(۱۳) براہین احمدیہ حصہ پنجم (نصر الحق) کے صفحہ ۳۵۷ پر ہے  
تو قرآن شریف میں تفسیر ان کی موت بیان فرماتا ہے پھر  
وہ مسیح زندہ کیونکر ہوئے اور قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے  
کہ وہ دوبارہ سرگز نہیں آئینگے جیسا کہ فلما قوفیتہ فی  
دونوں طلب ثابت ہوتے ہیں کیونکہ اس عالم پر امت کے اول نوری  
آیتوں کے ساتھ یعنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حاضر فرمائے

# عنایت اللہ مشرقی رسولِ افریقی

## مشرقی کے تلوں اور جل و خد سے کی حیرت انگیز مثال

(مولوی سرزادہ محمد عابد الحق صاحب قاضی امرتسری کے قلم سے)

ملیچہ چار عنایت اللہ مشرقی ۱۹۴۷ء سے دنیا کے اسلام کو پیے دھوکے دے رہے ہیں۔ پانچ سال سے مسلسل فریب دہی میں مصروف ہے اس کی کوئی بات کہ دوزخ ویر سے خالی نہیں۔ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا اس کے اہل گٹھ کا پھیل ہوا۔ لیکن ان لوگوں کے استقلال (بالفاظ دیگر گٹھ بھری) کی داد دینا پڑتی ہے۔ جو یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے اب تک اسکے جال میں پھنسے ہوئے ہیں مشرقی کے ایک نازد ترین فریب کے ناظرین کلام کو روشناس کر لیا ہوں۔

صوبہ سرحد میں خاکساروں پر پابندیاں

صوبہ سرحد میں خاکساروں پر کچھ پابندیاں عائد تھیں اس وجہ سے انہیں کہ حکومت خاکساری تحریک کے خلاف تھی بلکہ اس وجہ سے کہ بقول ڈپٹی کمشنر شپاور:-

”حکومت اس وقت صرف سرخوشوں کی تحریک سے خوفزدہ ہے جو اگرچہ اچھی بھی فہم ہو چکی ہے لیکن اس کا اثر صوبہ پر پڑا ہے جو“

(مستقل از اصلاح اچھرہ ۱۰ جولائی ۱۹۷۷ء ج ۱۱ کالم ۷۱)

حکومت سرحد نے خاکساروں کو خود مشرقی پر سے تمام پابندیاں شہادی ہیں اور اس طرح۔ مشرقی کو دولت سے بچا لیا اس سلسلہ میں مشرقی نے جو کچھ کہا ہے اس کا مطالعہ قابلِ عبرت ہو،

### آج سے ایک سال پہلے کی دھمکی

آج سے ایک سال قبل مشرقی نے لکھا تھا:- دو تمام صوبہ سرحد اس تشدد سے سچ اٹھائے لیکن میں خاموش ہوں اگر حکومت نے کچھ نہ کیا تو پھر مجھ کو مجھے کچھ کرنا پڑا (اصلاح ۱۲ اگست ۱۹۷۶ء م ۲ کالم ۲)

بقیہ صفحہ ۱۷- علیہ السلام کو کہے گا۔ آج

۱۴) عنیمہ برابین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۲۳۲ پر آیت وان من اهل الکتاب لا یؤمن بہ قبل موتہ کے متعلق لکھا ہے۔ ”پس آیت مذکورہ بالا کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اہل کتاب میں سے ہو وہ اپنی موت سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آویگا۔“

۱۵) تفسیر بیان جلد اول کے صفحہ ۷۹ پر مولوی محمد علی امجد نے لکھا ہے ”عیسائی خود حضرت عیسیٰ کے صلیب پر مرنے کے معاملے میں شک میں ہیں۔ اور ان کو یقین نہیں۔ مگر ان میں سے ہر ایک اس پر اپنی موت سے پہلے ایمان ضرور لے گا۔“

غلام ہے کہ اس ایک سال کے عرصہ میں حکومت سرحد نے اپنی روش تبدیل نہیں کی پھر کیا مشرقی نے کچھ کر کے دکھایا۔ کوئی خاکار تیل ہے  
تو سہی کہ پھر مجبوراً مجھے کچھ کرنا پڑ لگا کہ کام طلب کیا ہے کیا یہ جملہ بھی بقول ان کے، ”تذکرہ“ کی طرح صرف خواہ کے سمجھنے کی چیز ہے  
”کٹ کر مر جاؤ“

نازہ دھمکی جو مشرقی نے حکومت سرحد کو دی ہے مشرقی ہی کے الفاظ میں حسبِ خیال ہے۔

”میں نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء تک حکومت سرحد کو کہہ دیا کہ ہم خاکساروں پر سے تمام پابندیاں مٹانے کے لیے مکمل طور پر ریشم کی شبیہ کے  
کام کرنے سے رالی توڑا اگر انگریزی حکومت پہلے ان منصوبہ نامہ مطالبات کو محبت اور رواداری سے نظر نہ دیکھ لگی۔ تو مجھے اس کے سوا چارہ  
نہ رہے گا۔ کہ میں ہندوستان کے تمام خاکسار سپاہیوں، جہانداروں، یا کباروں اور شہر کی لاکھوں مہاندوں کو آمادہ کروں اور خود آفا  
ہٹھنا قاعدوں کو کراچی میں براجمان رہوں۔ قاضی کا کہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو صوبہ سرحد میں جمع ہو جاؤ۔ جمع ہو کر ایک  
کے سامنے اپنے مطالبات پھر موٹو پانہ پیش کرو اور اگر وہ پھر نہیں مانتے تو کٹ کر مر جاؤ۔ اور خود تیسرا طرح کرنا تو قاضی  
کیونکہ اگر قرآن سے نا فرمان ہو کر نہ لے تو اس سے موت بہتر ہے“ (الاصلاح ۲۳ جولائی ۱۹۷۷ء ص ۳)

### سول نا فرمانی کی دھمکی یا گیدر بھبکی

اس سے ایک ہفتہ پہلے یعنی ۱۹ جولائی کے پرچہ کے ص ۱۲ میں لکھا تھا۔

اگر حکومت ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء تک پہلے معروضات عاجزانہ اور وفادارانہ طور پر نہ مانے تو میں مجبور ہو جاؤں گا  
کہ پڑھ کاغذ یعنی حکومت اور مشرقی کے باہمی معاہدہ کی سات شرطوں کا علانیہ طور پر انکار کروں۔  
سات شرطوں کے انکار سے سول نا فرمانی مراد ہے کیونکہ ان شرطوں میں خاکساروں پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں جن کو مشرقی قبول کر چکا  
اب اگر ان پابندیوں سے انکار کیا جائیگا تو یہ سول نا فرمانی ہوگی لیکن مشرقی کی چلائی ملاحظہ فرمائیے۔ کہ یہاں سول نا فرمانی کا  
لفظ استعمال نہیں کرتا مگر چالاک ”سند ہے اور وقت ضرورت کام آئے“

مگر چونکہ اس اعلان کا مفہوم سول نا فرمانی کی دھمکی کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس لئے خاکساروں کی فتنہ کے معاون و مددگار دروازہ  
زمیندار نے بھی مشرقی کے اس اعلان کا یہی مفہوم بیان کیا۔ کہ:-

۱۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء تک خاکساروں کی مذہبی تحریک پر تمام پابندیاں مٹا دی جائیں ورنہ سرحد میں جا کر سول نا فرمانی شروع  
کر دی جائیگی“ (زمیندار اور خد ۲۹ جولائی ۱۹۷۷ء ص ۷)

خاکساروں نے جو اس اعلان کو سول نا فرمانی ہی سمجھ لیا۔ پناچہ ایک خاکسار نے مشرقی کو لکھا اور خوب بر محل لکھا۔ کہ:-

”وہ آپ نے جو حکومت سرحد کے خلاف خاکساروں پر پابندیاں مٹانے کی بنا پر سول نا فرمانی کا اعلان کیا ہے اس سے بہتر ہو گا کہ  
آپ سید شہید گنج کے لئے اس قسم کا اقدام کریں“ (الاصلاح موقعہ ۱۶ اگست ۱۹۷۷ء ص ۷)

یہ مطالبہ مقبول ہے کہ اگر سول نا فرمانی نہ لے تو مسجد شہید گنج کے لئے ضروری ہے اور اس وقت یہ مطالبہ بہت وزندہ ہو جاتا ہے جب تک

غرض یہ چیز بالکل صاف ہے کہ مشرقی نے حکومت کو چھٹی دی ہے۔ کہ اگر وہ اکتوبر ۳۷ء تک خاکساروں سے پابندیاں دوڑا کر گئیں تو وہ اپنے دام افتادہ عقلمندوں کو حکم دے گا کہ وہ سرحدیں ہنجر (۱) کٹ میں (۲) سول نافرمانی کریں۔

### سول نافرمانی کے متعلق مشرقی کے سابقہ اعلانات

حالانکہ گذشتہ پانچ سال کے عرصہ میں ملحد مشرقی نے بیسیوں مرتبہ سول نافرمانی، ترک ہوالات، عدم تشدد، جیل میں جانے پولیس کی لالٹیاں کھانے، اور کٹ مرنے کی سخت الفاظ میں مت کی ہے، میں غور کے طور پر مشرقی کی چند تصریحات ذیل میں پیش کرنا ہوں:-

”ہم مرٹیکے تو بے مالے نہ مرٹیکے“

خاکسار اس چار سال میں کسی طاقت سے نہیں ٹکرائے۔ انہوں نے کسی حکومت کے قانون کی خلاف ورزی نہیں کی وہ کسی جیلخانے میں نہیں گئے۔ سزاؤں کی تعداد میں شہید نہیں ہوئے، پولیس کی لالٹیاؤں سے زخمی نہیں ہوئے، سڑتالین نہیں کیں، بائیکاٹ نہیں کیا، مندروں سے دشمنی نہیں کی، سکھوں کی مخالفت نہیں کی (رالی قولا) جیلخانوں کو آباد کر کے آپ برباد نہیں ہوئے۔ ہمیں کوئی اگر لالٹیاں ملتا تو آپ بھی کھاتا، اگر ٹینک تو شکست کھانے کے لئے نہ لڑتے، ہم مرٹیکے تو بے مالے نہ مرٹیکے، الحمد للہ کہ یہ ہمارے غمی کام اس چار سال کے اندر ہے (ٹرٹیکٹ خاکسار کی پہلی فتح مطبوعہ بار دوم ۳۷ء)

”سول نافرمانی سندن فلسفہ ہے“

”اس غریب رگاندھی اپنے اپنی قوم کو کسی اور کام کے لائق نہ دیکھ کر سستی گرہ، امسا، عدم تشدد، ترک ہوالات، سول نافرمانی وغیرہ وغیرہ کے وہ مضحکہ انگیز اصول سندن فلسفہ کے نام سے جاری کئے کہ ایک نیا رنگ لگے“ (قول فضیل بصورت اخبار الاصلاح مورخہ ۱۶ نومبر ۳۷ء کا لم ۷۱)

### سول نافرمانی سندن طریق کار ہے

اسی اخبار کے اسی صفحہ میں درآگے چل کر مشرقی لکھتا ہے:-

”اس وقت جو خطرناک نقصان اسلامی سیاست کو ہندو کانگریس پہنچ رہا ہے یہ ہے کہ قوم کے سامنے مرنگ میں ہی ہندو فلسفہ پیش پیش ہے۔ قانون حکومت کو توڑنے کی ناکام آرزو میں جلیانیوں میں جلا۔ گولیوں کے لئے سینے سامنے کر دینا تو سن

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱ مشرقی کا سب سے بل اعلان پیش نظر رکھا جائے کہ پہلی کے پاس سول خاکساروں کے جیل خانے کے بن جوڑی کے شروع ہو خاکسار تحریک میں ملے کو ماتھے میں لیگی اور قانونی طور پر بائزر سجدہ رشید کو پس لینے کے سائل اختیار کی (الاصلاح مورخہ ۱۶ ستمبر ۳۷ء کا لم ۷۱) جوڑی کے بعد اب گت ۳۷ء بھی ختم ہو گیا لیکن مشرقی ملحد نے صحیح کیلئے انک کے فی عملی قدم نہ اٹھایا حالانکہ وہ لکھ چکا کہ وہ کہہ چکے کہ گولیوں کو توڑنے (گناہ کبیر کا ترک کیا ہے) اس کی سزا جہنم ہے (اسلام کی عسکری زندگی) یا رچم صلاطین کو وہ (ادارہ اچھریہ) کیا مشرقی اپنے غمی ہونے کا کھلے الفاظ میں اعتراف کرنے کے لئے تیار ہے (دعا می غفار اللہ عنہ)



کو کچھ نقصان نہ پہنچانا اور آپ فدا ہو جانا۔ لڑائی میں صرف مرنے کے لئے جانا۔ جتنے بھی جگر گزدار ہو جانا۔ جلیانوں اور قید کو باعث عزت سمجھنا، رسولِ نافرمانی سے اپنے مطالبات کے پورے ہونے کی امیدیں رکھنا، اعراف سے آسمان سر پر اٹھالینا، جلوس نکالنا، ٹہر تال کھڑا، احتجاج کے ریزولوشن پاس کرنا وغیرہ غیر مذہبی اور سیاسی تحریک کے دستور العمل کا لب لباب ہیں۔ مسلمان نہ اب اس پر وگرام کی تقلید کے سوا دوسری کوئی شے وضع نہیں کر سکتے، نہ بھی کوئی شے وضع نہ کر کے، آخر وہی ”مندوانہ“ رسولِ نافرمانی کا حربہ اختیار کرنے کا تم نے بھی اعلان کیا۔ اگرچہ تم جیسے نردل و لفاق پر انسان سے اسکی قطعاً توقع نہیں۔ قاضی) اسلام کا فلسفہ عملات ہو چکا ہے، مندوانہ طریق کار قوم کے ذہن پر غالب ہے۔

”دشمن کی نافرمانی بھی خطرناک ہے“

منقولہ عبارت کے بعد بالکل متصل یہ عبارت ہے۔

”گاندھی کی ذہنیت مسلمان قوم پر اب تک حاوی ہے، مسلمان تیرہ سو برس تک اسلام کے معنی اطاعت اور نبرداری سمجھ کر آج یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ جنرل ٹرلے وفوف اور نا حقیقت شناس بتھاجس نے اپنی فوج کو نافرمانی کا سبق دیا۔ لیکن اب ہم بھی تو انہیں بے وفوفوں کی صف میں شامل ہو گئے ہوں۔ قاضی) سپاہیوں میں نافرمانی کی ہوا پیدا کرنا خواہ ناظر فی دشمن ہی کی جیوں نہ ہو بڑا خطرناک سبق ہے۔ سپاہی کو غالب کرنے کے لئے اطاعت اور صرف اطاعت کا سبق دیا جاسکتا ہے صرف فرمانبرداری سکھائی جاسکتی ہے۔“

”سول نافرمانی ستر یا باطل فلسفہ“

اسی اخبار کے صفحہ ۱۹ کالم ۲ پر لکھا ہے:-

عدم تشدد! اہم! سول نافرمانی، قید، بند، عجز، دریوزہ گری اور مانگے گزادی لینے کا فلسفہ ستر یا باطل ہے۔“

”سول نافرمانی شیطنیت ہے“

اس عبارت سے ہم اسطرح روپر لکھا ہے:-

”گاندھی“ قوم کو نافرمانی اور شیطنیت کا سبق دیتا رہا۔“

”خاکسار کی تمام تعلیم میں حق و سیاست کا ایک حرف بھی نہیں“

پھر مشرقی آج سے ایک ماہ پہلے لکھا تھا ہے:- کہ:-

عہ مشرقی جا بجا اس سول نافرمانی کی خدمت کرتا ہے۔ جو انگریز کی حکومت کے خلاف ملک میں کجا رہی ہے۔ اور یہاں کہنا کہ دشمن کی نافرمانی بھی خطرناک سبق ہے اس کی بھی اطاعت اور فرمانبرداری ہی سکھائی جاسکتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں کہا جاسکتا ہے۔ کہ ملکہ مشرقی خاکساروں کو انگریز کے اطاعت گزار اور فرمانبردار سپاہی کے طور پر نظم کر دیا۔ ایسے شخص کی نسبت کس طرح مابور کیا جاسکتا ہے کہ وہ سچ خاکساروں کو سول نافرمانی کے لئے تیار کر دے۔ محض مسلمانوں کو خاکساری کے سمرنگ میں جال میں پھانسنے کی فرسید لے کر انہیں جال میں (قاضی عطاء اللہ)

”اتنی مدت میں خاکروں نے قانون کے خلاف کچھ نہیں کیا۔ کچھ نافرمانی اور دشمنی نہیں کی۔ اگر ہندوستان کی سیاست ہی جیلوں میں جانا، لٹھیاؤں کھانا، سٹیگر اس میں سکر اڑے رہنا۔ اور سول جج سول جج پکڑنا ہے تو خاکسار اس سیاست سے بالکل ناخبر ہے۔ اس کی تمام تعلیمیں ایک حرف اس ہندوستانی اور ہندو سیاست کا سرگز نہیں (اصلاح اچھوتوں سے ملے۔ آکالم ملے)

چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ:-  
”دردناک کتا ہوں، کم کم سے کچھ نہیں مانگتے نہ جیل جاتے ہیں، نہ لٹھیاؤں کھائیں گے، لیکن خود گھر میں بیٹھ کر جو شیلے اور بباد پٹھانوں کو انگریز سے پھولنے، اور جیل جھولنے کا بندوبست کر دیکھو۔ قاضی بر ملا کہتا ہوں کہ کانڈر کی سیاست ایک مضحکہ انگیز اور بے نتیجہ سیاست ہے۔ اس سے نامیاسی بنا اچھلے، ہم کونسل میں زیادہ بیٹھیں نہیں مانگتے۔ درجہ نو آبادیات نہیں چاہتے، تم چاہتے کیا ہو؟ خاک، پتھر، قاضی، جو حقوق انگریز ہماری طرف پھینکیں گے ہم خوشی سے لے لینگے (تفہیم ہماری غیرت اور بھاری ہر)

### الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنْ الْقَتْلِ

مشرقی کا ایک نامزادہ خاکسار لکھتا ہے:-

ہم رسول نافرمانیاں کرتے، اور نہ کبھی بول کوئیٹ سے تعرض کا خیال ہے لیکن یہ ہے کیونکہ الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنْ الْقَتْلِ (فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے) (اصلاح ۱۲ جنوری ۱۹۷۷ء)

### الاصلاح کی مستقل پالیسی

اصلاح خاکساروں کی تربیت تعلیم کے لئے مشرقی نے جاری رکھا ہے اس کے چھپو منہ فروری ۱۹۷۷ء میں مضامین شکار سے استدعا کے بغیر نہ نماندہ خاکروں کو اصلاح کی مستقل پالیسی بتانی گئی ہے، اور ان سے کہا گیا ہے کہ اس طے شدہ پالیسی کی تائید میں مضامین لکھ کر بھیج کر دو۔ اس پالیسی کی دفعہ کے حسب ذیل ہے:-

ہندو قوم کا فلسفہ عمل مثلاً، اہم اسباق کہہ، عدم تشدد، رسول نافرمانی، خوشامد و صو، ان تمام فلسفوں کا اعلان اسلام کے اصول سے، اور اصلاح کے کالم سے

ان تمام عقود و عبادات سے ثابت ہے کہ ان کے مشرقی کے نزدیک ل نافرمانی کرنا۔ گویاں کھانا اور دوسرے کو ماننے کے بغیر نہ۔ جیلوں میں جانا، ہندو فلسفہ ہے۔ ہندو انہ جرنی کار کے نظر کے بق ہے، ستر پانڈواں نظریہ شیطنت ہے۔ آیت قرآنی الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنْ الْقَتْلِ کی مصداق ہے ہندو اس سیاست و اسلامی اصول کے خلاف ہے خاکسار کی حرم کی طرح مخالفت اصلاح کی مستقل پالیسی کے منافی ہے لیکن اس میں مشرقی خاکساروں کو سرحد میں بیٹھ کر دوسرے کو ماننے کے بغیر ”کٹ مرنے“ کی تعلیم اور حکومت کو رسول نافرمانی کی دھمکی دے رہا ہے۔ جو چیز اس کے نزدیک اتنی اصول کے خلاف تھی شیطنت اور فتنہ تھی۔ اب ہی چیز

بیکہ جسے قلم عن اسلام بن گئی۔ اس تلون اور اختلاف کی نسبت میں خود کچھ نہیں کہتا۔ اس کی نسبت خود مشرقی کافروں نے ذیل میں لکھ فرمائیے!

## ”اسلام صبح کو کچھ اور شام کو کچھ اور کہیں سکتا“

مشرقی مولوی ظفر علی خان۔ ان کی اتحاد دہلیت اور مجلس احرار اور مولوی شوکت علی ب پر حسب ذیل الفاظ میں تلخیص کرتا ہوں۔  
 آج قرآن کافروں نے کہہ کر نسلوں میں طے کیا ہے کہ بغیر مسجد و گھر و گھر میں ہو سکتی۔ کل تک تشریع کو دلا کر کرنا اسلامی عمل تھا۔ آج ہندو انسانوں کو جیل بھیجے بلکہ ہندو انسانوں کو برباد کرنے کے بعد تشریع میں بغیر کا داخل دلا کر ناموس ہو جائے اسلامی عمل ہے۔ کل تک خلافت کے قیام کے لئے لاکھ روپیہ جمع کرنا اسلامی عمل تھا۔ آج اس لاکھ کو ضائع کر کے خلافت کا نام نہ لے لینا اسلامی عمل ہے۔ مسلمانوں کو غور سے دیکھو کچھ تو دال میں کالا کالا کہیں ضرور ہے، اتنا دن رات کافری، فرقہ پرستی، کفر کے ہونے معلوم ہیں نہیں سکتا۔ اسلام صبح کو کچھ اور شام کو کچھ اور کہیں سکتا، ”رسالہ“ مولوی کا غلط مذہب“، بار سوم ۱۳۷۵ء

مولوی ظفر علی خان، اتحاد دہلیت، احرار اور مولوی شوکت علی وغیرہ پر حملہ کرنے سے پہلے کاش مشرقی ملحد نے اپنے گریبان میں نہ ڈالکر دیکھا ہوتا۔ اس شخص کی اپنی ہا سالہ زندگی اختلاف اقوال تلون و منافقت اور گڑبگڑ کی طرح رنگ بے رنگ بن چکی۔ صرف ایک مثال اور پرنسپل کو چکا دیوں۔ میں انشاء اللہ الغیر ایسی کئی مثالیں خاکساری فتنہ جہنم و عہد میں عرض کروں گا، اللہ پاک اس شخص کے دجل و خد سے قوم کو محفوظ و مہمون رکھے۔

## آفتابِ اہلسنت

مؤلفہ شیر اسلام مولانا ابوالفضل دیباں اس کتاب میں مذہب کی حقیقت کا مل طور پر واضح کی گئی ہے شیعوں کے جملہ طاعن شیعوں کی فقہ کے گھنائے سائل شیعوں کے اصول و فروع اہلسنت کی صداقت پر قرآن و حدیث اقوال ائمہ سادات اکتب شیعہ کے حوالہ سے پر زبردست دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کی موجودگی شیعہ کے مقابلہ میں زبردست حربہ کا کام دیتی ہے جو مجتہدین شیعہ اس کے جواب سے عاجز آچکے ہیں شیعہ کے جملہ اعتراضات کے دندان شکن جواب دئے گئے ہیں۔

قیمت تین روپے

سہوئے میرزا مؤلفہ حاجی حکیم اکرم محمد علی صاحب اس رسالہ میں طبی دلائل اور مرزا صاحب کی تحریرات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نہ نبی تھے۔ نہ مسیح نہ مجدد تھے نہ ولی بلکہ مرض مانیو لیا کے مرلین تھے ان کے کل الملمات اور دعاوی محض مرض مانیو لیا کے باعث تھے۔ یہ رسالہ دوبارہ ممد اضافہ کے طبع ہوا ہے جس میں فاضل مؤلف نے میزرائیوں کی بعض تحریروں کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ قیمت ۵۰

پتہ منیجر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ (پنجاب)

# کلب علی اور نگش کی پوری داستان

(از خان زادہ غلام احمد خان صاحب نگش)

**کلب علی**۔ محترم نگش آج تو ہم اپنے ساتھ کلب بن و کلب س کے علاوہ کلب صابھی لئے آیا ہوں۔  
**بنگش**۔ آئیے بسرچشم رمن دخل داری (کو متہ) یہاں پر تبا کو اور پان تو نہیں البتہ چلے اور نان سے تواضع کی جائیگی۔ کوئی مدعا ہو آرام سے بیٹھ کر بیان فرمائیں میں آپ کا نہیں بلکہ آپ کے غناؤ کا مخالف ہوں.....  
**کلب رضا**۔ چند سال کا ذکر ہے کہ بازار قصبہ خوانی شاہوڑ میں چند فزلیا شوں کے ساتھ ایک قریشی بوط فروش کے مکان پر ہم بیٹھے چائے پی رہے تھے اوس وقت غلام حسین انیس پٹر اکٹاری لیخان بابا خان بھی تشریف لکھتے تھے۔ کہ اتفاقاً آپ لاری سے اتر کر گذر رہے تھے۔ غلام حسین انیس پٹر آپ کو دوبارہ طریقہ سے بلا کر نہایت خاطر تواضع سے سبھا کر حاضر ہو کر مخاطب کے فرمایا۔ کہ جس کا ذکر میں کر رہا تھا۔ وہ منگو کا بڑا کافر ہی ہے۔ اور آپ نے اس کو نہایت خندہ پیشانی سے قبول کر کے تسلیم کیا وہ غیر غیر اس لحاظ سے ال جواب کو ذرا دوسرا دیجئے۔

**بنگش**۔ آپ نے جو کچھ بیان کیا بالکل ٹھیک اور درست ہے لیکن میرا جواب بھی تو قابل شنید ہے وہ یہ ہے مجھے غلام حسین خاکی قسم کہ ایسی اسٹو کوئی تو آپ کے والد صاحب میں بھی تھی۔ میں آپ کے اس قول کی تصدیق کرتا ہوں۔ خدا سچا اور اس کا کلام سچا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ومن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروة الوثقی) یعنی جو کافر طاغوت سے اور ایمان لایا اللہ پر اس نے پکڑ لیا راستہ مضبوط۔ چونکہ میں آپ ام آپ کے مذہب کو یقیناً طاغوت سمجھتا ہوں اس لئے میں آپ کے مذہب سے منکر اور کافر ہوں۔ تباؤ اور کیا فرمائش ہے۔  
**غلام حسین**۔ بس اس سے زیادہ ہم مذہبی چھپر چھپر کو نہیں چاہتے براہ مہربانی آپ کے کچھ طغرائد شارح حاضرین کو سن کر قدرے محفوظ فرمائیں۔

**بنگش**۔ کیا آپ کا وہ قصہ بیان سناؤں جو کہ کوٹا میں ارباب اہم خان صاحب منصف کے مکان پر آپ عبد الرحمان قادیانی بڑے کلر کے دربان مکالمہ ہو رہا تھا۔ اور تم دونوں نے مجھ کو حکم نہایا تھا۔

**غلام حسین**۔ نہیں نہیں اس کو جانے دیجئے فی الحال آپ اپنے طبع مزوں کا مظاہرہ دکھا کر محفوظ فرمائیے۔  
**بنگش**۔ بہت اچھا اوکو کوئی اور موقعہ کے لئے چھوڑنے کے الحال کچھ گذارش کروں گا۔ سنئے آپ فاسی کے اہل زبان ہیں اور میں نے نگ بزم کے اوراق میں اپنے خیالات پر نشان کا اظہار کئی طریقوں سے کیا ہے۔ اوس میں دو قصیدے عرض ہیں

ایک موسم بہ رخطا بنجالب البو تراب (دوسرا علی بصورت اصلی) کوئی غلطی ہو تو محال کہنا

اے پیشوا اے اولیاء اے رہنمائے ازکیا  
اے منبع علم الیقین اے مطلع نور میں  
وانم کہ آن حیدر توئی شیر خدا صغیر توئی  
لاکن نہ اژدر در توئی نے گنبد بے در توئی  
نے حاضر و ناظر توئی نے درجہاں قادر توئی  
اے حضرت عالیجناب شانہ شہ گردوں کباب  
گویند در صبح و ما شیعہ ترا شکاکشا  
ہوت حیات و خیر و شر تقسیم فر دوس و متفر  
این نقش از رنگی ہیں معشوقہ رنگی ہیں  
خوانم ولی اللہ ترا از صدق لاکراہ ترا  
سنی شمارند از یقین در امت صدرا میں  
بر این چنین قول درست گویند ماسخت و ست  
بر نیل و قال بخینیں پر اعتدال این چنین  
یارب زد علم و عمل مرموئیاں را در ملل  
باشند تا اندر جهان باید برائے مومناں  
کلب ضا گنبد بے دینہ (مظاہر العجائب) اکبر و شہد رازیدار بر حصوں خلافت و سلطنت و قتلے  
حکومت در غم تمام فرق رافضہ

اچھا وہ دوسرا فقیہ بھی تو سنا دیجئے۔  
بنگش۔ مجھے اس وقت ایک اور اہم معاملہ کے متعلق آچھا جان سے تبادلاً خیالات کرنا ہے قصیدہ علی بصورت اصلی  
کسی اور موقعہ کیلئے پس انداز کرنا ہوا اس وقت میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ابھی سے تمام ہندوستان میں بذریعہ اخبارات  
یہ کیا دھوم مچا رکھی ہے کہ ۱۳۱۳ھ اکتوبر ۱۳۱۳ھ کو آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ یہ کیا معاملہ ہے کچھ روشنی تو  
ڈال دیجئے۔

کلب علی۔ موجودہ قمار زمانہ کے مطابق اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے سال بے سال تمام شیعیاں غمناک ایک شجرہ طبعہ حقد کہنا  
ضروری سمجھا گیا ہے۔ اسی بنا پر یہ بحث طبع بھی ہونے والا ہے۔

**بنگش** - جس کے جلسے جو سالانہ سال ہوتے ہیں مذہبی میں سیاسی یا معنوی مرتب۔  
**کلب علی** - جو کچھ بھی سمجھو لیکن ہر ایک جلسے کی روائد کا علم اس کے اشتہاروں سے ہو سکتا ہے۔  
**بنگش** - تسلیم ہے لیکن مجھے آپ جیسے تفسیر باز گروہ کے کسی قول فعل پر پھر دہن نہیں۔ مذہبی جلسے یا جلسوں کی اثر  
 میں کوئی غلط پرائیسا نہ جانا اور سمجھوں کی طرح سیاسی مراعات حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے ورنہ مذہبی جلسہ ہوا اس کا حد  
 بے ریش و برت مذہبی جلسہ سے عاری ۱۹۲۳ء سے متواتر منتخب ہو رہا جو۔ (ملاحظہ ہوا اخبار مجاہد ویرہ اسمعیل خان ۱۹۲۳ء کا  
 سرفروغ) اسی طرح سے مقام پارہ چارہ کو یوم (ولادت علی) کا نام رکھنے کے بدلے تجارت کے بدلے سے نکالے جا رہے ہیں۔  
 جنکو سیاست طحضر سے کچھ بھی س ہے۔ وہ ایسے کارستانیوں کے کوہ پیچ جاتے ہیں۔ اور طحضر یہ کہ سرحدی کی طرف رخ ہے۔  
 اس کی کوئی حقول وجہ بتا سکتے ہو۔۔۔۔۔

**کلب علی** - صوبہ سرحد میں شیعوں کی کمزوریوں کو کرنا اور ان کو راہ راست پر لگانا نظر ہے۔  
**بنگش** - بہت خوب یہ جذبہ تو بہت پاکیزہ اور قابل احترام ہے۔ لیکن جس روز سے کرم عین جی میں ایک حکام شریعت کا  
 تقریر منظور ہو کر ہے اول کفایت حسین لبرہ یوسف جین نے لکھنؤ سے آکر چارج لیا ہے اسی وقت سے آپ کے مذہبی تعلیمات  
 کی بنا پر بغض و عداوت کا بیج بویا گیا ہے ورنہ اس ملک میں سوائے امام عاشورہ کے کسی جلسہ کیچر و نجدہ کا رواج نہ تھا۔ کفایت حسین  
 وقت میں محرم کو اہل سنت کا نذران بازار پارہ چارہ چلوں کا آغاز ہوا تھا لیکن حکم آنے کے بعد ان فریڈرڈ یوسف حسین  
 مرزا جب کیا تو ڈیٹی صاحب کی مادی امداد کے بغیر وہ پروردگار کے تصنیف فرمے۔ اول اسے اختیار امت اور دیگر  
 کفر شکن جنہیں اہل اسلام کے بزرگان دین بالخصوص صاحب ثلاثہ پیغمبر صلوٰۃ اللہ علیہ کی نسبت کفایت میں کی گئیوں کے ذمے سے  
 دریغ نہیں کیا جس کا یہ چاہیے تین نے قیمت پر پارہ چارہ کرم عین کے شیعہ مشن کے سیکرٹری سے طلب کر سکتے ہیں جس کے مطالعہ سے  
 میری عوی کی تصدیق بخوبی ہو سکتی ہے۔ تاہم تباہ و نصرت عدائی فاضل جابران ہر در سالہ بات مذکورہ کا جواب یا جوابات  
 ایک سالہ موعوم بہ رد الملحدین میں جن انداز سے دے چکے ہوں اس کا اندازہ ناظرین میرے سرف ایک لطیفہ کے انداز سے لے  
 سکتے ہیں جو کہ سالہ شمس الاسلام بمبئی ۱۹۲۴ء میں درج کر چکے ہوں۔ اسکی خراشکات غریب شاہ جی پرست شیعان  
 پنجاب کے اپیل پر اخبار سرفراز لکھنؤ موعوم ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۳ء پر جو کچھ بے جا و اولیٰ اور طلبیانہ و امینہ ناما موشہ درج ہے  
 عیان پایہ بیان۔ انشاء اللہ العزیز بہت جلد عرصہ کے اندر موعوم سالہ رد الملحدین میں جب تمام کمال طبع ہو کر ناظرین کرام  
 کے مطالعہ میں آجائے گا۔ تو اس وقت یوسف جین مسند اول اس کے دیگر ظاہری و باطنی معاونین کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ کہ  
 پٹھانوں کے ملک میں ان کے سامنے خلفائے رسول علیہ السلام کی توہین کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ (آدم بر مطلب) کلب علی آخر عمر  
 وحیا بھی تو دنیا میں کوئی چیز ہے۔ جس کی نسبت مراد وہاں کافران ہے کہ الحیاء شجعتہ من الایمان۔ بلکہ  
 بعض جگہ ہے ذہیف الایمان جس میں حیاء ہو تو آپ اس کو کس نام سے پکارتے۔۔۔۔۔



**کلب علی** - کیا یہی کوئی اسرائامیت کی بات ہے کہ چھاپ صاف بیان نہیں کرتے۔

**بنگش** مفصل بعنوان رسکوت کا بھوت (جریہ دیک کے ساتھ لطیفہ شائع ہو رہا ہے۔ ملاحظہ کریں)

میاں پراس قدر تانا آپ کو ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اسی موصوف الصبر آغا صاحب کے زیر صدارت بتاریخ ۲۴ ماہ ستمبر

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا جلسہ مقام پشاور منعقد ہوا تھا۔ ان میں فیمل مجتہدین کے نام جنکی تقریروں کا غلطہ اشتہار کے ذریعہ کوئی

راتھا جن کو قبلہ و مولانا وغیرہ خطابات عالیہ کے علاوہ قرآن اور احادیث نبوی کے بحر موج قرار دئے گئے تھے۔ ایک صاحب

مبلغ شملہ و بنگال۔ ایک صاحب مبلغ افریقہ و دارالام۔ سوم مولوی کفایت حسین مقیم راولپنڈی۔ چہام یوسف حسین

متین کورم۔ پنجم مولوی جو بھی تکیا و میں اہل شیعہ کا رہتا ہے۔ عین جلسہ گاہ میں راقم خاک رائے ایک اشتہار بعنوان

ایک ضروری التماس آغا صاحب صدر جلسہ کی خدمت میں ایک پشاور سی کی معرفت پہنچا کرات عالمی

نہی کہ موجودہ جلسہ میں آج یا کل تک اپنے مجتہدین کے ذریعہ میرے شش سوالات مندرجہ پر روشنی ڈال کر مجھے سکوک

رفع فرمائے جائیں۔ مگر آج چوتھا سال ہے کہ اس کے متعلق حدائے برخواست۔ تو کیا یہ شرم کی بات نہیں کہ پھر اسی

شہر میں اپنے جلسہ کا اعلان کرتے ہوئے اسی صاحب کو مکرر مقرر کیا جاتا ہے۔

**کلب علی** - آپ کے اشتہار کا لب لباب اور مدعا کیا تھا۔

**بنگش** - مدعا یہ تھا۔ کہ شیعہ مذہب میں اس قرآن مقدس کو مکمل نہیں کہا جاتا۔ پھر اشتہاروں میں اسی قرآن کے

ذریعے تبلیغ کا دعویٰ کرنا مسلمانوں کو دھوکہ دینا نہیں تو کیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے جس کا انتظار کرتے کرتے شائقین تصدق

تھے۔ الحمد للہ کہ یورطبع سے آراستہ ہو کر اس حصہ کا اول

شائقین کے ہاتھوں میں جا رہا ہے۔ مولانا ظہور احمد

صاحب گجری کی یہ معرکہ آرا تصنیف میرا سون کا مطلقہ مذکور کی شائقین بہت جلد طلب فرمائیں نعمت الگ

کے بار صرف

**کشف التلبیس حصہ اول** میوم مولفہ سید لالت حسین شاہ صاحب دلوری۔ یہ کتاب شمس الاسلام

کا حصہ ۱ کے ساتھ طبع ہو چکی ہے اس کی خرید گاہیاں رائے طبع کرانی گئی ہیں

شائقین جلدی طلب کریں شیعہ کا رسالہ فوراً انجان کسی دفعہ طبع ہو چکا ہے۔ اس کتاب کے ذریعے شیعوں

کے نور ایمان یا ظلمت کفر کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ ان کے اعتراضات کے جوابات نہایت ثنات و شائستگی

سے دئے گئے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ ۸ روپے کا تین

(پیشہ شمس الاسلام بھیرہ پنجاب)

# فہمۃ الدین کفر

بلسلہ اشاعت گذشتہ

## سوال

جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ مع اہم آسمان پر صعود کر جانا اور قیامت کے قریب زمین پر اترنا عیسائیوں کا  
اعظم عقیدہ ایمانی ہے جس کی اشاعت کے لئے ہر نوع کی جدوجہد ان کی طرف سے جاری ہے۔ پس مسلمانوں کو اس  
مسیحی عقیدہ پر قائم رکھنے کا مفاد کیا ہے؟

## جواب

(۱) عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ انسان بھی ہیں۔ اور خدا بھی ہیں۔ خدا کے بیٹے بھی ہیں۔ عیسائی تثلیث کے  
قابل ہیں۔ اور ان کی تثلیث میں باپ بیٹا روح القدس شامل ہیں قرآن مجید نے ان عیسائیوں کو کافر شرک قرار دیا ہے  
جو ان کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں آیا ہے۔ کہ مسیح کو بن باپ ماننے والا ان کا رفیع  
اور نزول ماننے والا کافر اور شرک ہیں۔ حضرت مسیح کی ولادت بن باپ۔ ان کے معجزات۔ ان کا رفیع اور نزول قرآن مجید  
اور احادیث سے ثابت ہے اس لئے ہم مسلمان ان عقیدوں پر قائم ہیں۔

(۲) عیسائیوں کا اعظم عقیدہ ایمانی یہ ہے کہ یسوع مسیح ان کے گناہوں کا کفارہ ہوا ہے۔ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یسوع  
مسیح صلیب پر چڑھا گیا۔ اور صلیب پر مر گیا۔ اس کی اشاعت کے لئے ہر نوع کی جدوجہد ان کی طرف سے جاری ہے  
قرآن مجید نے و ما قتلوه و ما صلبوه فرما کر اس کی تردید کر دی ہے ہم مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح نہ  
مقتول ہوئے نہ صلیب ہوئے۔

(۳) قرآن مجید اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے اختلافوں کا فیصلہ کرنے کے لئے نازل ہوا ہے۔ یہود حضرت مریم صلیہ  
پر تنبان باندھتے تھے۔ اور عیسائی حضرت مسیح بن مریم کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے تھے۔ قرآن مجید نے ان دونوں فرقوں  
کی تردید کی۔ مگر ابن مریم کی ولادت بن باپ بیان کی ہے۔ یہود کہتے تھے کہ جیسے صلیب پر چنچا گیا۔ صلیب پر مارا گیا اور  
زندہ آسمان پر نہیں اٹھایا گیا ہے۔ قرآن مجید نے یہود و مسیح کی تردید کی۔ مگر مسیح کے زعم کی تردید کی بلکہ بلکہ بلکہ  
اللہ الیہ وکان اللہ عز و جل حکیم فرما کر ان کے زعم کو تسلیم کر لیا ہے پس مسیح کی ولادت بن باپ ان کے معجزات انکار رفیع  
و نزول کو ہم بھی مانتے ہیں۔

## سوال (۲)

کی تحقیق خاتم النبیین وہ نبی ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ نہ نبی نہ پڑانا۔ یا وہ نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ پھر اس ہی

## جواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَخَاتِمُ النَّبِيِّينَ (سورۃ الاحزاب پارہ ۱۲) لفظ خاتم کے معنی ہیں آخر اور دیکھو کتاب مجمع بحار الانوار جلد اول صفحہ ۳۱ پس خاتم النبیین کے یہ معنی ہوئے کہ حضور پر نور آخری نبی ہیں۔ اور دیکھو کتاب لسان العرب جلد ۵ صفحہ ۵۵ تاج العروس شرح قاموس جلد ۶ صفحہ ۲۶ مطلب یہ ہے کہ حضور پر نور کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائیگا۔ کوئی رسول نہ بنایا جائیگا۔ اور دیکھو تفسیر روح المعانی جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۶ تفسیر فتح البیان جلد ۶ صفحہ ۲۸۶ تفسیر بحر المحیط جلد ۶ صفحہ ۲۳۶ تفسیر فتوحات العبد جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ تفسیر خازن جلد ۳ صفحہ ۳

## سوال (۸)

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جماعت انبیاء سے عاج ہیں جو آیہ کرمہ خاتم النبیین اور حدیث نبوی و ختم نبی النبیین کے زیر اثر ختم نہیں ہوئے۔ اور اب تک باقی ہیں؟

## جواب

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ نے کہنے میں۔ خداوند تعالیٰ کے رسول ہیں۔ ان کا دوبارہ تشریف لانا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنا صحیح ہے جب وہ نازل ہونگے تو آپ کا اتباع کرنے کے لئے توجہ دیا جائیگا جلد ۲ صفحہ ۷۳ اب اس کی مثال سنو۔ ایک بار حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان موسیٰ حیاً لما وسمہ الا اتباعی یعنی اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو میری اتباع کرتے (شکوۃ شریف صفحہ ۳۳، اب اگر حضرت موسیٰ بنی اسرائیل رسول اللہ اس دنیا میں زندہ ہوتے اور حضور پر نور کا زمانہ پاتے تو آپ ہی کی اتباع کرتے۔ مگر جماعت انبیاء اور خارج نہ ہوتے وہ آپ سے پہلے نبی و رسول بنائے گئے تھے۔

## سوال (۹)

ختم نبوت ابن مبنی کہ حضرت ختم المرسلین صلعم کے بعد پرانی نبی تو گئے گا لیکن کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا حقیقی ختم نبوت یا ماضی

## جواب

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و حضرت امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے خاتم النبیین کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں (دیکھو تفسیر ابن جریر جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۵ تفسیر روشد جلد ۵ صفحہ ۱۲۵) مگر ان ظالم احمد قادیانی نے بھی تحریر کیا تھا کہ آپ کے بعد نیابتیں نہیں آسکتی۔ دیکھو تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲ ختم نبوت حقیقی ختم نبوت ہے۔

## ایک مثال

کتاب تریاق الطوبی کے صفحہ ۱ پر مزاق قادیانی نے لکھا ہے میرے بعد میرے الدین کے گھر میں اور کوئی اور کا لڑکی نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لئے تم الاولاد لکھا، اب مزاق قادیانی کا اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد ہونا ان محض میں ہے کہ

اس کے پیدا ہونے کے بعد اس کے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکھارہ کی پیدائش نہیں ہوئی پہلی اولاد کا زندہ رہنا اس کے منافی نہیں ہے۔

### سوال (۱۰)

جب یہ مسلم ہے کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلعم انبیاء سابقین کے تمام فضائل و کمالات کو جامع ہیں پس نہراؤں سال آسمان چچی و قائمہ کز قیامت کے قریب زمین پر اترا اگر کوئی فضیلت یا کمالات ہے۔ تو حضور و انبیاء علیہم السلام و آلہم السلام اس خاص فضیلت یا کمالات سے کیوں محروم ہے؟

### جواب

(۱) حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہو گئی حضرت موسیٰ کا عصا سانپ بن گیا۔ ان کا معجزہ یہ بڑھایا تھا۔ عصا مالا سمند میں خشک راستے کا ہو جانا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے۔ حضرت مسیح نے شہد میں کلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ کا نام عبدالہ بن عبدالمطلب تھا۔ آپ نے ہمیں کلام نہ فرمایا۔

(۲) حضرت عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ اور آنحضرت علیہ السلام کی شریعت پر عمل کریں گے۔ حضرت مسیح کا بن باپ پیدا ہوا ان میں کلام کرنا صلیب پر چھینچا جانا۔ رفع الی السماء خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے ان کی خاص فضیلت یا کمالات نہیں ہے۔

### سوال (۱۱)

حدیث نبوی کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا مہدی ہی کو عیسیٰ کہا گیا ہے۔

### جواب

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی کتاب تہذیب التہذیب۔ امام شمس الدین زہبیؒ کی کتاب میزان الاعتدال حضرت امام غزالیؒ کی کتاب مع شروعات بعیر امام محمد طاہرؒ محدث کی کتاب تذکرۃ الموضوعات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے (۱) صحیح سنن شریف۔ منہ احمد۔ مستدرک حاکم۔ کنز العمال۔ مشکوٰۃ شریف میں احادیث و بارہ نزول مسیح موجود ہیں اور احادیث نبویہ۔ اقوال صحابہ میں الفاظ عیسیٰ۔ مسیح۔ ابن مریم۔ عیسیٰ بن مریم۔ مسیح ابن مریم۔ روح اللہ عیسیٰ آئے ہیں۔

اور قرآن شریف کی سورۃ البقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ العام۔ توبہ۔ مریم۔ الانبیاء۔ مؤمنون۔ احزاب۔ زخرف۔ حدید اور صف میں الفاظ عیسیٰ بن مریم۔ مسیح ابن مریم۔ ابن مریم۔ عیسیٰ اور مسیح آئے ہیں کسی صحیح حدیث نبوی یا صحابی کی روایت میں شیل عیسیٰ کے آنے کی خبر نہیں ہے۔

### سوال (۱۲)

نزول عیسیٰؑ و ظہور مہدیؑ کے عقیدہ کو مجوسیہ عقیدہ کہنے والا محکم شرع کیلئے؟

۱۔ سورۃ المائدہ۔ سورۃ النمران۔ سورۃ مریم۔ اور صحیح بخاری شریف جلد اول۔ ص ۸۸

## جواب

(۱) ایسا شخص گمراہ ہے۔  
 (۲) حضرت ممدی علیہ السلام کے طور کے بارے میں احادیث سنن ابن ماجہ، سنن ترمذی، سنن ابوداؤد، مسند احمد، مسند ک  
 حاکم، ابوالعین، مشکوٰۃ شریف، مرقاة المفاتیح، اشعۃ اللمعات، مظاہر حق، کنز العمال، منتخب کنز العمال، فتوحات مکیہ  
 البواقین، الجواہر، مکتوبات امام ربانی، مجدد الف ثانی، عرف الودی، الحاوی، زرین، عمدۃ القاری، فتح الباری  
 ارشاد الساری، اکمال العلم، شرح صحیح مسلم، رفع العجائب، سراج الوباح، عون المعبود، شرح سنن ابوداؤد، جائزۃ  
 الشعوی، حج الکرامۃ، مجمع الزوائد، منبع الفوائد، فتاویٰ حدیثیہ، مشارق الانوار، مجمع سبائر الانوار، آئی ہیں مرفوع  
 روایتیں بھی ہیں۔ اور قوف بھی ہیں۔ صحیح بھی ہیں اور جن صحیح بھی ہیں۔

## سوال (۱۳)

حدیث نبوی ان الله يبعث لهذا الامۃ علی راس کل مائۃ سنة من یجد دلهادینھا کے  
 زیر حکم خطر گذشتہ صدیوں میں من جانب المدبوث ہے۔ اس چودھویں صدی میں کون مجر دبعوث ہوا جس نے  
 باعلام الہی اپنے مبعوث من اللہ ہونے کا اعلان کیا ؟

## جواب

بیشک حدیث نبوی میں مجر دین کے گنے کا ذکر نہیں ہے۔ یہ حدیث سنن ابوداؤد، مسند ک حاکم، ہتھی، مشکوٰۃ شریف میں ہے اور  
 صحیح ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ اس امت محمدیہ کے مجدد کے لئے بنی الدار، و رسول اللہ، و ناسروہ میں ہے۔ تیرہ صدیوں میں  
 اس امت محمدیہ میں بے شمار مجددین ہوئے ہیں۔ مگر ان نے خود دعویٰ نہیں کیا۔ اگر وہ نہیں کریں تو ان کا اعلان فسر کیا  
 ہے۔ تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے۔ کہ باقی سب نے بھی اعلان کیا ہو۔

اس چودھویں صدی ہجری میں بعض مسلمانوں کے نزدیک حضرت حاجی الحرمین الشریفین مولانا احمد رضا خان صاحب  
 خفقی قادری بریلوی مرحوم مجر د ہوئے ہیں۔ اور بعض کے نزدیک حضرت حاجی حافظ قادری فسر حکیم الامت مولانا  
 محمد اشرف علی صاحب خفقی چشتی مجر د ہیں۔ باقی امتدہ

عہد حاضر کا بہترین اور بلند پایہ رسالہ **شیر لاہور** کی قیمت ایک ماہ  
 کے لئے نصف کر دی گئی ہے۔ آج ہی آٹھ آنے بھیج کر ایک سال کیلئے خریدار بجا  
 نمونہ مفت طلب کریں۔  
 مینجیر شیر لاہور

# شمالیہ تبلیغ الاسلام

(سیکریٹری انجمن ترغیب الصلوٰۃ شملہ)

گذشتہ چند ایام سے ایک ایسے سماجی اپدیشک گمان اندر دیوہونی آریہ سماج کی تحریک پر مذہب اسلام و داعی اسلام علیہ السلام کی ذات گرامی پر بیہودہ و فہرہ حملے کر کے شملہ کی پرسکون فضائیں بے چینی و اضطراب کی لہر دوڑانا چاہتا مسلمان شملہ سے مذہب اسلام کی خفائیت و صداقت کے اظہار کی غرض سے انجمن اصلاح المسلمین کے زیر اہتمام ملک عام جلسہ جامع مسجد سلیم میں منہاج ۱۳ اگست کو منعقد کیا جس میں علماء اسلام کی صداقت اسلام پر تقریریں ہوئیں مناظر اسلام مولانا عبد الرحیم لکھنوی کی تقریر کے بعد گمان اندر آریہ سماجی اپدیشک کو وقت دیا گیا۔ قدامت روح و مادہ پر بحث شروع ہوئی۔ چونکہ رات کا پندرہ ستر حصہ گزر چکا تھا۔ اور آریہ اپدیشک موضوع بحث سے روگردانی کر کے ہلکی ہلکی باتیں کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ اس لئے یہی مناسب سمجھا گیا کہ جلسہ کو درخواست کو دیا جائے جلسہ درخواست کرنے سے پہلے آریہ اپدیشک سے یہ کہا گیا کہ اگر وہ چاہے تو انجمن ترغیب الصلوٰۃ کے عظیم الشان جلسہ میں جو حسن اتفاق سے ۲۰-۲۱-۲۲ اگست ۳۳ منعقد ہونا قرار پا چکا تھا۔ شریک ہو کر اپنے شبہات کا ازالہ کر سکتا ہے۔

انجمن ترغیب الصلوٰۃ کے شاندار اجلاس جامع مسجد سلیم ہال میں منعقد ہوئے۔ اور آریہ سماجی صاحبان کو تحریری اطلاع دی گئی۔ کہ اگر وہ چاہیں تو علماء اسلام کی تفسیر کے بعد مذہب اسلام کے متعلق فرغ شکوک و ازالہ شبہات کر سکتے ہیں جس کی باضابطہ تحریری اطلاع آریہ سماج کے سیکریٹری کو دیدی گئی۔ آریہ سماج کے سیکریٹری نے عین وقت چوبکہ جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی سیکریٹری انجمن ترغیب الصلوٰۃ کو اس مضمون کی تختہ پھیر بھیجی کہ صاحب طے کی کتبہ ہمارے شملہ نے آریہ سماج کو اس قسم کی گفتگو و مناظرہ کرنے سے روک دیا ہے۔ اس لئے آریہ سماج جماعتی حیثیت سے شریک نہیں ہو سکتے۔ البتہ بعض لوگ ذاتی حیثیت سے ہونگے چنانچہ گمان اندر دیوہونی مع اپنے متبعین کے جلسہ میں ارجحان ہوئے۔ اس جلسہ کے صدر حضرت مولانا ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری تھے۔ اور علماء اسلام میں سے مولانا لال حسین اختر و مولانا عتیق الرحمن صاحب فضل یونیورسٹی مولوی سید شوکت علی ایم۔ اے سبزواری میرٹھی و قاضی محمد دھرمپال مخالفین اسلام کی ہر لہر ٹھوکی کے جواب کے لئے موجود تھے چنانچہ مولانا لال حسین صاحب اختر نے موازنہ تعلیماتِ دین قرآن کے موضوع پر ایک معرکہ اللہ تقریر فرمائی جو دلوں سے منہد و حجابات پیش کئے۔ اور ثبات کیا کہ وید الہامی کتاب نہیں۔ اور بانگِ دل یہ اعلان کیا کہ اگر آریہ سماجی مولانا موہوت کی تقریر پر اعتراض کرنا چاہیں تو وہ بخوشی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس اعلان پر گمان اندر دیوہونی اپدیشک نے آریہ سماج نے اجازت چاہی۔ کہ میں مولانا کی تقریر پر اعتراض کرنا چاہتا ہوں۔ صاحب نے اپدیشک مذکور سے کہا کہ آپ کس



جینت سے گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ تو اس نے کہا کہ میں صرف ایک یہ سماجی کی حیثیت سے اعتراض کرنا چاہتا ہوں چنانچہ صاحب مد نے نہایت فراخ دل کے ساتھ اسٹک کی اجازت دیدی۔ اپڈشک نے کورنے مولانا کی تقریر پر اعتراضات کرنے کی بجائے ایک نئی بحث یہ چھیڑ دی۔ کہ آریہ سماج اور اہل اسلام کے مابین مناظرہ کرنا چاہئے جس کے جواب میں صدر جلسہ نے یہ کہا کہ ہمارے سیکرٹری نے باضابطہ تحریری اطلاع دیدی تھی جو اب میں یہ کہتے ہیں کہ ڈپٹی کمشنر صاحب بارہ کی طرف سے ہدیہ مناظرہ کی اجازت نہیں لہذا مناظرہ کے متعلق ہمیں طے کر لیا جاوے گا۔

لیکن آریہ اپڈشک باضابطہ مناظرہ کرنے کی آڑ لے کر مولانا موصوف کی تقریر پر اعتراض کرنے سے گریز کرتا رہا تا آخر صدر جلسہ نے اس کی موجودگی میں یہ اعلان کیا کہ آپ کو مولانا موصوف کی تقریر پر اعتراض کرنے سے پہلوتی کرنا اس امر کی بین دلیل ہے۔ کہ مولانا نے ویڈیوں کی تعلیمات کے متعلق جو دلائل و براہین پیش کئے ہیں۔ وہ بالکل درست اور صحیح ہیں اور آپ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

یہ مناظرہ سوس کے متعلق نہیں پہلے گزرتھا۔ اب آریہ سماج کے اس چیلنج کو بخوشی قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ آریہ اپڈشک نے جلسہ عام میں حسب ذیل مو پر مناظرہ کرنا منظور کیا۔

(۱) وید الہامی کتاب ہے یا نہیں۔ (۲) قرآن کریم کی تعلیم عالمگیر ہے یا نہیں۔

سیکرٹری انجمن ترغیب الصلوٰۃ نے ان دونوں امور پر مناظرہ قبول کر لیا۔ صدر جلسہ نے مناظرہ کا وقت ۱۰ بجے شب مقرر کیا اور آریہ سماج کے سیکرٹری سے یہ کہا چونکہ پہلے تو آپ کو ڈپٹی کمشنر صاحب نے مناظرہ سے باز رکھا تھا۔ اس لئے اب اندیشہ ہے کہ سباداعین وقت پر کہیں کمشنر صاحب کو دین ہذا بشرط مناظرہ تحریر کر لئے جائیں۔ اور انجمن ترغیب الصلوٰۃ کے سیکرٹری اور آریہ سماج کے سیکرٹری کے باضابطہ خط و مواہب چنانچہ جلسہ گاہ میں ہی ایک علمی مقام پر آریہ اپڈشک اور اسلامی مناظرہ آریہ سماج کے سیکرٹری اور انجمن ترغیب الصلوٰۃ کے سیکرٹری نے بہت بحث و محض کے بعد شرائط مناظرہ طے کر لئے۔ اور دونوں جماعتوں کے سیکرٹریوں نے ایک دوسرے کو تحریریں دیدیں۔ اور مناظرہ کے انعقاد کا وقت جلسہ عام میں اعلان کر دیا گیا۔

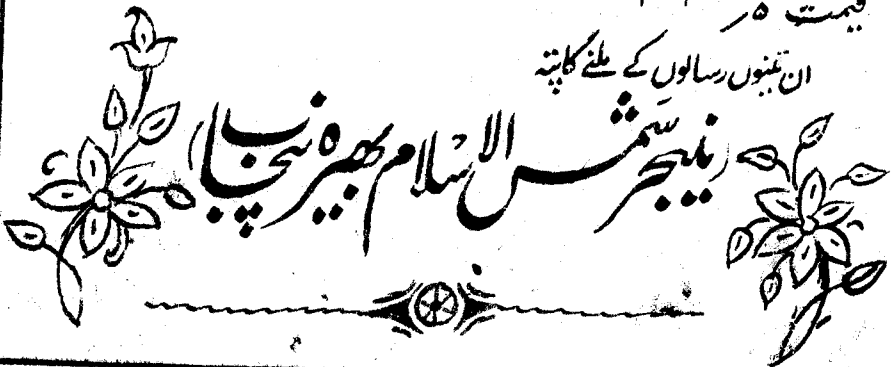
اگرچہ مناظرہ کا وقت ۱۰ بجے شب مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن جلسہ گاہ میں آٹھ بجے سے اس قدر لوگ ہندو مسلمان آنے شروع ہو گئے۔ کہ ۹ بجے تک جلسہ گاہ میں تل ہرنے کو جگہ نہ رہی۔ اور لوگ چھتوں اور مسجد کے اندر فنی حصہ پھیل گئے ٹھیک ساٹھ نو بجے تلاوت قرآن مجید کے بعد جلسہ کی کاروائی شروع کی۔ یہاں یہ امر خاص طور پر قابل غور ہے۔ اور عجیب ہے کہ آریہ سماج کے سیکرٹری کا کہیں پتہ نہ تھا۔ اور نہ ہی ان کے مناظرہ اپڈشک کا کہیں نشان۔ بہ حال اسلامی جلسہ کے صدر نے ان آریہ سماجی لوگوں سے جو جلسہ گاہ میں موجود تھے یہ مطالبہ کیا کہ آپ مناظرہ کا افتتاح کریں۔ اور مجوزہ شرائط مناظرہ کے مطابق مناظرہ سے کہیں۔ کہ وہ پہلے تقریر کا آغاز کرے، آریہ سماجیوں نے کہا کہ پولیس سہلے یہ دفعہ ہم ان کے مناظرہ کو زیر حراست کر لیا ہے لہذا جب تک ان کے مناظرہ کو پولیس رہا نہ کرے وہ مناظرہ میں حصہ لینے سے معذور رہیں۔ اسلامی صدر نے آریہ سماجیوں سے کہا کہ

اگر آپ کے اپریشکٹ گمان اندر پولیس کی حراست میں ہیں تو آپ کسی دوسرے منالہ سے کہیں کہ وہ مناظرہ کرے لیکن آریہ سماجیوں نے صاف انکار کر دیا۔ کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے اس پر صدر جلسہ نے جواب دیا کہ میں پہلے سے معلوم تھا کہ حق کے مقابل میں باطل کا ٹھینا ناما ممکن ہے۔ اور ہم ان روباہ بازوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ بہر حال ہم جلسہ کی کاروائی شروع کرتے ہیں۔ اگر آریہ مننا چاہیں تو بخوشی سن سکتے ہیں۔

اس پر آریہ سوماؤں نے راہ فرار اختیار کی۔ طرفہ تماشہ ملاحظہ ہو کہ سیکریٹری آریہ سماج نے فری کیری سے کام لیکر سیکریٹری انجمن ترقی الصلوٰۃ کو جلسہ گاہ سے ایک علیحدہ گوشہ میں لیا کر یہ کہا کہ سیکریٹری انجمن ترقی الصلوٰۃ جلسہ گاہ میں جا کر یہ اعلان کرنے کے مناظر اسلام کے نام بھی زیر دفعہ ۲۴۴ اورشن علی سب الیکٹر پولیس کے ذریعہ نوٹس بھیجا جا رہا ہے جو عقرب موصول ہوا چاہتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جلسہ باوجودیکہ ایک نجی شعبہ تھا کہ کوئی نوٹس تو سیکریٹری انجمن ترقی الصلوٰۃ کے نام آیا۔ اور نہ ہی مناظر اسلام کے پاس موصول ہوا۔ نہ صرف اس وقت تک بلکہ آج تک اس قسم کا کوئی نوٹس نہیں آیا۔ جلسہ کی کاروائی شروع اس طرح ہوئی۔ پہلے حضرت مولانا لال حسین نے یہ الہامی کتاب نہیں۔ اس موضوع پر مسموٰۃ تقریر فرمائی اس کے بعد مولانا سید شوکت علی صاحب ایم۔ اے نے اسی موضوع پر پھر کہ آلا تقریر فرمائی۔ اور ہزاروں لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ آریہ سماجی صاحبان تحسیر لکھ کر بھی مناظرہ سے انکار کر دیتے ہیں۔ و جاہ الحق و ذوق الباطل ان الباطل کان حقاً

۱) کتاب تحقیق المرام فی منع القزوة خلف الامام تصنیف لطیف حضرت مولانا مفتی غلام صاحب خٹنی قاسمی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اس میں مصنف مرحوم نے حنفی مذہب کی تائید کرتے ہوئے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے پر قوی دلائل پیش کئے ہیں۔ قیمت ۸/-  
رسالہ خیر جاری در تشرید مذہب خاگساری، از تصنیف پیرزادہ مولانا محمد بہاء الحق صاحب قاسمی۔ قیمت ایک آنہ ۱/-  
رسالہ منطق موم قوم۔ از تصنیف مولانا مولوی محمد بخش صاحب سلمی۔ اے لاہوری۔ قیمت ۵/-

ان تینوں رسالوں کے ملے کاپتہ





## تشکر و امتنان

۲۷ اگست ۱۹۳۷ء سے ۱۴ ستمبر ۱۹۳۷ء تک حب فیل اصحاب خیر الی نصاریٰ انت  
میں حصہ لیکر ممنون فرمایا خیر اہم اللہ خیر الخ

تاریخ	نام	رقم	تاریخ	نام	رقم	تاریخ	نام	رقم
۳۱/۸	حیات محمد صاحب چک ایدیس	۱۲	۱۱/۹	سیدین شاہ صاحب	۱۲	۳۱/۸	منشی رفیع الدین صاحب	۱۲
"	بذریعہ مسلمانان کوٹ	۱۲	"	گجرات	۱۲	۳۱/۸	خواجہ محمد یوسف صاحب	۱۲
"	" " " " " " " "	۱۲	"	چندہ اراکین بدلیا	۱۲	۳۱/۸	بذریعہ صندوق قریب و رجبہ	۱۲
"	مولوی عبد الرحمن صاحب	۱۲	"	فد خیر الی نصاریٰ	۱۲	۳۱/۸	بذریعہ حضرت مولانا ظہور	۱۲
"	محمد عیسیٰ صاحب	۱۲	"	مولوی محمد ابراہیم صاحب	۱۲	۳۱/۸	صاحب بھیرہ	۱۲
"	عبد الغفار صاحب	۱۲	"	میاں محمد صاحب	۱۲	۳۱/۸	خواجہ محمد سعید عبد الغفور	۱۲
"	عبد المجید صاحب	۱۲	"	" دوست محمد "	۱۲	۳۱/۸	صاحبان بھیرہ	۱۲
"	سلطان بخش صاحب	۱۲	"	حافظ محمد بخش صاحب	۱۲	۳۱/۸	خواجہ محمد صدیق صاحب	۱۲
"	حکیم میاں راجہ جواد دھولا	۱۲	"	محمد حیات صاحب	۱۲	۳۱/۸	خواجہ فضل الی صاحب	۱۲
"	اللہ بخش صاحب	۱۲	"	حافظ فضل الی صاحب	۱۲	۳۱/۸	میاں فضل احمد صاحبانی	۱۲
"	دوست محمد صاحب	۱۲	"	میاں انجم صاحب	۱۲	۳۱/۸	خواجہ محمد منظور صاحب	۱۲
"	منشی گل محمد صاحب	۱۲	"	مستری الدین صاحب	۱۲	۳۱/۸	مولوی رحمت اللہ صاحب	۱۲
"	محمد شفیع صاحب	۱۲	"	دین محمد صاحب	۱۲	۳۱/۸	بذریعہ مسلمانان دروازہ	۱۲
"	محمد الدین صاحب	۱۲	"	غلام قادر صاحب	۱۲	۳۱/۸	چک والا بھیرہ	۱۲
"	بذریعہ مسلمانان پجانی	۱۲	"	منشی کرم الی صاحب	۱۲	۳۱/۸	بذریعہ محمد انور صاحب	۱۲
"	لیکچری صاحب انجن اہل انت	۱۲	"	محمد بخش صاحب	۱۲	۳۱/۸	حضرت مولانا ظہور صاحب	۱۲
"	والحاجت شیخ پورہ	۱۲	"	حاجی فضل کرم صاحب	۱۲	۳۱/۸	بذریعہ صندوق قریب و رجبہ	۱۲
"	بذریعہ مسلمانان سنگوڑ پٹالہ	۱۲	"	حاجی غلام حسن صاحب	۱۲	۳۱/۸	مستری غلام محمد صاحب	۱۲
"	بذریعہ مسلمانان سلمہ صاحب	۱۲	"	میاں محمد حیات صاحب	۱۲	۳۱/۸	خدا الی صاحب	۱۲
"	پکستان محمد بیگ صاحب	۱۲	"	حافظ فضل الی صاحب	۱۲	۳۱/۸	خواجہ یحییٰ صاحب	۱۲
"	بذریعہ مسلمانان سنور	۱۲	"	فضل کرم صاحب	۱۲	۳۱/۸	میاں فضل کرم صاحب	۱۲

رقم	نام	تاریخ	رقم	نام	تاریخ	رقم	نام	تاریخ
۱۶۹	قیمت کھال	۱۶۹	۱۶۹	مستری محمد بخش صاحب	۱۶۹	۱۶۹	قیمت کھال	۱۶۹
۱۷۰	خواجہ محمد امین صاحب	۱۷۰	۱۷۰	محمد صدیق صاحب	۱۷۰	۱۷۰	خواجہ محمد امین صاحب	۱۷۰
۱۷۱	بذریعہ صندوقچہ برادر محمد	۱۷۱	۱۷۱	میاں راجہ صاحب	۱۷۱	۱۷۱	بذریعہ صندوقچہ برادر محمد	۱۷۱
۱۷۲	مستری فضل احمد صاحب	۱۷۲	۱۷۲	میاں غلام محمد صاحب	۱۷۲	۱۷۲	مستری فضل احمد صاحب	۱۷۲
۱۷۳	خواجہ حاجی محمد امین صاحب	۱۷۳	۱۷۳	مولوی محمد ازہر صاحب	۱۷۳	۱۷۳	خواجہ حاجی محمد امین صاحب	۱۷۳
۱۷۴	معلوم الاسم صاحب	۱۷۴	۱۷۴	محمد رمضان صاحب	۱۷۴	۱۷۴	معلوم الاسم صاحب	۱۷۴
۱۷۵	منشی بکرت علی صاحب	۱۷۵	۱۷۵	مستری اللہ داتا صاحب	۱۷۵	۱۷۵	منشی بکرت علی صاحب	۱۷۵
۱۷۶	کوٹ بھائی خان	۱۷۶	۱۷۶	فضل الہی صاحب	۱۷۶	۱۷۶	کوٹ بھائی خان	۱۷۶
۱۷۷	خواجہ محمد امین صاحب	۱۷۷	۱۷۷	منشی عبدالرشید صاحب	۱۷۷	۱۷۷	خواجہ محمد امین صاحب	۱۷۷
۱۷۸	محمد صادق صاحب	۱۷۸	۱۷۸	میاں محمد صاحب	۱۷۸	۱۷۸	محمد صادق صاحب	۱۷۸
۱۷۹	بذریعہ صندوقچہ برادر محمد	۱۷۹	۱۷۹	شیخ محمد اکبر صاحب	۱۷۹	۱۷۹	بذریعہ صندوقچہ برادر محمد	۱۷۹
۱۸۰	سلطان احمد صاحب	۱۸۰	۱۸۰	حاجی غلام حسن صاحب	۱۸۰	۱۸۰	سلطان احمد صاحب	۱۸۰
۱۸۱	حافظ جان محمد صاحب	۱۸۱	۱۸۱	حاجی محمد شفیع صاحب	۱۸۱	۱۸۱	حافظ جان محمد صاحب	۱۸۱
۱۸۲	محمد حیات صاحب	۱۸۲	۱۸۲	مستری محمد عظیم صاحب	۱۸۲	۱۸۲	محمد حیات صاحب	۱۸۲
۱۸۳	پیرانہ صاحب	۱۸۳	۱۸۳	حافظ محمد بخش صاحب	۱۸۳	۱۸۳	پیرانہ صاحب	۱۸۳
۱۸۴	میاں محمد اعظم صاحب	۱۸۴	۱۸۴	مستری محمد امین صاحب	۱۸۴	۱۸۴	میاں محمد اعظم صاحب	۱۸۴
۱۸۵	منشی محمد الدین صاحب	۱۸۵	۱۸۵	میاں امام حسن صاحب	۱۸۵	۱۸۵	منشی محمد الدین صاحب	۱۸۵
۱۸۶	دوست محمد صاحب	۱۸۶	۱۸۶	ملک خدا بخش صاحب	۱۸۶	۱۸۶	دوست محمد صاحب	۱۸۶
۱۸۷	شیخ علی محمد صاحب	۱۸۷	۱۸۷	مستری محمد حسین صاحب	۱۸۷	۱۸۷	شیخ علی محمد صاحب	۱۸۷

رجن خریداران کے چندہ کی میعاد اس سالہ کے ساتھ ختم ہو رہی ہے۔ براہ کرم اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ دی پی میں ۳۰ سزائے خیرج ہوتے ہیں۔ منی بکس

## فرضیہ زکوٰۃ

دل کو بخل اور خود غرضی کی نجاست سے پاک کرنے والا زین اصول

اسلام کی عالم اقدار تعلیم اس لئے نازل کی گئی ہے۔ کہ مسلمان محبت کے وارث ہوں۔ دنیا میں ان کو محبت نصیب ہو۔ وہ حکومت و سرفرازی کے قابل ہوں۔ اور وہ کسی کے محتاج و غلام بن کر نہ رہیں۔ اسی لئے دولت کمنا اس کے اصل اساسی ہیں۔ اس نے مال کو خیر سے تعبیر کیا ہے اور اسے دولت کو امتوں اور ملتوں کے قیام کا باعث بتلایا ہے۔

اسلام نے حیات اجتماعی پر بہت زور دیا ہے۔ اس لئے وہ ہر مالدار مسلمان میں مالی قربانی کا سچا جذبہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے تبلیغ کی ایک خصوصیت یہ بتائی ہے کہ وہ اپنی ہر چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں خواہ روپیہ ہو۔ خواہ ان کے قواعد و عملیہ ہوں اور خواہ ان کی جان ہو۔ وہ سب کچھ تبلیغ و اشاعت اسلام حق و حریت اور اقامت دین کے لئے قربان کرتے ہیں۔ اس نے بار بار اتفاق فی سبیل اللہ اور صدقات و خیرات پر زور دیا ہے اس لئے کہ قوم کہ اگر ایسی اور چندہ بازی کی ذلت سے بھی ہے۔ فرضیہ دعوت تبلیغ بطریق حسن پورا ہوتا ہے۔ فقیر فقیر کی تفریق مٹ جائے۔ فقیر امیر کے ہمدرد بن جائیں قومی غارت محکم و استوار ہو۔ اور مالداروں کی مالی قربانی حیات قومی کا باعث بنے دولت کمنا مسلمان کا مقصد حیات نہیں بلکہ اسے ملک و ملت کی راہ میں صرف کرنا۔ اور اقامت دین کا فرض پورا کرنا اس کی انتہائی غرض ہے۔ انہی حکمتوں اور مصلحتوں کے پیش نظر اسلام نے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جسکے اخلاقی و معاشی سیاسی قومی اور تمدنی فوائد شمار سے باہر ہیں۔ یہ وہ پاک و عزیز اصول ہے۔ کہ اگر مالدار مسلمان اس کی ادائیگی کا فائدہ اٹھا کرین اور اس کی ادائیگی میں ان حدود و قوانین کو ملحوظ رکھیں جو شریعت غلطی نے قائم کر دی ہے۔ تو ہماری مردہ قوم صحیح معنوں میں زندہ ہو جائے۔

جو لوگ مالدار اور صاحبِ نہاد ہوں کہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے قرآن حکیم میں ان کے لئے سخت وعید آئی ہے اور وہ اسلام کے بدترین مجرم ہیں۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ  
جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں۔ اور راہِ خدا میں صرف نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

اس دردناک عذاب کی تصریح اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں کہ وہ چاندی اور سونا اور روپیہ سیسے کو بخل اور دولت کے

سجاری دبا دبا کر رکھتے ہیں اور راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے قیامت کے دن اس چاندی سونے و آتش و دوزخ میں لالہ کر کے ان کی پیشانیوں اور پشتوں اور پلوں کو داغ دیا جائیگا اور عذاب کے فرشتے کہیں گے کہ اب دولت جمع کرنے اور زکوٰۃ نہ دینے کا مزا چکھو۔

مال و دولت کی محبت نے ان کے دلوں سے خدا کی محبت کو زائل کر دیا ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم فرض ہے اس نے نماز و زکوٰۃ کو پہلو بہ پہلو رکھا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ سے جہاد کیا تھا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کس قدر موکد اور ضروری ہے الغرض زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک اہم کھن ہُو اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق۔

**مسئلہ نمبر ۱۔** جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ نیا ہو۔ اور وہ اس کے پاس ایک سال تک باقی رہے تو سال گزرنے پر اس کو اس مال کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔ اگر چاندی سونا اس سے کم ہو۔ تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

**مسئلہ نمبر ۲۔** اگر کسی کے پاس بمقدار نصاب روپیہ موجود ہو۔ اور اتنے ہی کا وہ فرض دار ہو۔ تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ مثلاً وہ سو روپے پاس موجود ہو اور وہ سو ہی کا فرض دار بھی ہو۔ تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اگر فرض دار بڑھ جائے تو تب بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔ کیونکہ بڑھ سونگالنے کے بعد صرف چار سو روپے باقی رہتے ہیں اور چار سو مقدار نصاب کو نہیں پہنچتے اس بارہ میں یہ اصول یاد رکھنا چاہیے کہ اگر فرض کی رقم تنہا کرنے کے بعد ۵۲ روپے باقی چھپ تو ان پر زکوٰۃ ہے۔ کیونکہ ہر رقم مقدار نصاب کے برابر ہے۔

**مسئلہ نمبر ۳۔** زکوٰۃ کی مقدار سونے چاندی اور دیگر اسباب میں بحساب قیمت بلکہ یا ڈھائی روپیہ سنہ ہے۔ یہی شرعی زکوٰۃ ہے۔

**مسئلہ نمبر ۴۔** سونے چاندی کے علاوہ اور خفی چیزیں ہیں جیسے لونا۔ تانبہ۔ پتیل اور کانسی وغیرہ اور ان چیزوں کے بنے ہوئے برتن۔ نیز کراڑا خونہ اور دیگر سامان اگر یہ سب مال تجارتی ہو۔ اور اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو۔ تو اس پر زکوٰۃ ہے اگر اتنی مقدار نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ ہاں اگر یہ سامان سوداگری کا نہ ہو۔ تو پھر اگر زراعتی روپیہ کا بھی ہو تب بھی زکوٰۃ واجب نہیں۔

**مسئلہ نمبر ۵۔** اسی طرح گھر کا اسباب مثلاً پتیلی۔ دیگ۔ دیک۔ سینہ۔ لکڑی۔ صندوق۔ کھانے پینے کے برتن۔ رائش کے مکانات۔ پیٹنے کے کپڑے۔ چارپائیاں اور پلنگ وغیرہ ان میں سے کسی چیز پر زکوٰۃ نہیں چاہیے یہ چیزیں استعمال میں آتی ہوں۔ اور چاہے یونہی صندوق میں بند پڑی ہوں۔ ہاں ان میں سے کوئی چیز تجارتی نہ ہو۔

**مسئلہ نمبر ۷** زمینوں کی پیداوار میں بھی زکوٰۃ ہے۔ بشرطیکہ کھیت سینچا نہ پڑے آبپاشی نہ کی جائے کھیت ترائی کے اندر یا دریا کے کنارے ہو یا باڑش کے پانی سے پکنا ہو۔ ایسے کھیت کی پیداوار میں پانچ حصہ زکوٰۃ دینی واجب ہے۔ یعنی دس سیر میں ایک سیر دس من میں ایک من اگر کھیت چر سے وغیرہ سے سیراب کی گئی ہو تو اسکی پیداوار پر پانچ حصہ زکوٰۃ واجب ہے یعنی بیس سیر میں ایک سیر اور بیس من میں ایک من پیداوار کم ہو یا زیادہ زکوٰۃ بہر صورت دینی پڑے گی۔

**مسئلہ نمبر ۸**۔ اسلام میں جیسے زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاکید ہے اسی طرح اس بات کی بھی تاکید ہے کہ زکوٰۃ اصل تحقیق کو دی جائے۔ یہ نہ ہو کہ اصل مستحق محروم رہ جائیں۔ اور اگر بے غیرے شہتہ اور پیشہ ورگداز کو زکوٰۃ و صدقات لے جا کر شراہیں اور بھنگ و چرس پیئیں۔ زکوٰۃ و صدقات کے مال سے انہی لوگوں کی امداد کرنی چاہیے جو اس کے حقدار ہوں۔ ہماری قوم میں زکوٰۃ و صدقات کے بے محل استعمال نے لاکھوں کروڑوں عمدی نکلے اور بھنگ کے پیدا کر دئے ہیں جن کی زیادتی قوم کی تباہی اور ذلت کا باعث ہے۔

**مسئلہ نمبر ۸**۔ زکوٰۃ کے حقدار فقرا محتاج وہ کارکن جو زکوٰۃ وصول کرنے پر تفریبوں خشکے دلوں کو برچا یا منظور ہو۔ اور مجاہدین نے سبیل اللہ میں یعنی وہ لوگ جو اسلامی حکومتوں و جدو کی نگرانی کریں۔ اور اشاعت و حفاظت اسلام کے فرائض سر انجام دیتے ہوں۔ زکوٰۃ کے مال سے غلاموں کو بھی آزاد کر سکتے ہیں اور قرضداروں کا قرضہ بھی ادا کر سکتے ہیں۔ فقیر اور مسکین سے مراد بھک منگے اور پیشہ ورگداز اگر نہیں ملکہ وہ لوگ ہیں جو ضروریات زندگی کو محتاج اور ضرورت مند ہوں۔ اور کسی پر اپنی غربت ظاہر نہ کریں۔ طلباء جو دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ بھی مجاہدین فی سبیل اللہ میں داخل ہیں۔ یتیمی کی امداد بھی زکوٰۃ کا صحیح مصرف ہے۔

**مسئلہ نمبر ۹**۔ اسلام نے سب سے پہلے زکوٰۃ کا مستحق غیروں اور قریبی رشتہ داروں کو قرار دیا ہے اس میں اپنے عزیز دوست اور شہر والے سب آگئے۔ رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے سے دوسرا ثواب ملتا ہے۔ ایک زکوٰۃ کا اور دوسرا صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنے کا۔ مگر یاد رہے کہ اپنے اصول اور فروع کو زکوٰۃ نہیں دینی چاہئے جیسے ماں باپ اور بیٹا بیٹی وغیرہ۔

**مسئلہ نمبر ۱۰**۔ سادات کرام کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ و صدقات لوگوں کا سبیل ہوتا ہے اس لئے یہ محمد اور آل محمد کے لئے حلال نہیں۔ سادات کی شرافت نفس اور خاندانی اعزاز کے خلاف ہے۔ کہ سادات زکوٰۃ و صدقات پر گذر اوقات کریں اور ایک تمبذل پیشہ اختیار کر کے اپنی شان کو بٹھ لگائیں۔

**مسئلہ نمبر ۱۱**۔ زکوٰۃ کے روپے سے مسجد اور پبل یا کنواں بنوانا ناجائز ہے۔ اس سے لاوارث مردہ



گورو کفن بھی نہیں کیا جاسکتا اور نہ اس کا قرض ادا کیا جاسکتا ہے جس شخص کے پاس بقدر نصاب مال موجودہ شرعاً غنی اور مالدار ہے۔ ایسے شخص کو بھی زکوٰۃ دینی ناجائز ہے شوہر سوہی کو اور بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔

**مسئلہ نمبر ۱۲۔** مال پر پور سال گزر جانے پر فوراً زکوٰۃ ادا کر دینی چاہئے۔ بلا وجہ تاخیر کرنے سے گناہ ہوتا ہے جس وقت زکوٰۃ کا روپیہ کسی سختی کو دے تو دل میں یہ خیال کرے کہ میں زکوٰۃ دے رہا ہوں۔ اگر یہ نیت نہ کرے گا۔ تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ دوبارہ دینی چاہئے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمان مالداروں کو زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کے حدود و قوانین کی حفاظت و نگہداشت کی توفیق از رانی فرمائیں اور ہماری قومی عمارتیں محکم و استوار ہوں والسلام علی من اتبع الهدی

زکوٰۃ دینے وقت دارالعلوم غزنیہ کو نہ بھولئے۔ اس زمانہ میں زکوٰۃ کا بہترین مصرف طالبان علوم دینیہ ہی ہیں۔ اس وقت دارالعلوم کے طلباء کی پرورش آپ کی توجہ پر موقوف ہے۔ مئی آرڈر بنام مشتم حصہ دارالعلوم غزنیہ جامع مسجد بھیرہ ارسال فرماویں

## حساب و کتاب

جن اصحاب کی میعاد خریداری کے نام و پتہ ذیل میں درج ہیں ان کی مدت خریداری اس مہینے پر ختم ہو گئی ہے ایسے حضرت براہ کرم آئندہ کیلئے اپنا رزیدہ بذریعہ مئی آرڈر ارسال فرمائیں اگر خدا خواستہ کسی مجبوری کی وجہ سے آئندہ خریداری کا ادا نہ ہو تو بذریعہ کارڈ دفتر شمس الاسلام کو مطلع فرمادیں۔ ورنہ خاموشی کی صورت میں ماہ نومبر کا رزیدہ بذریعہ مئی آرڈر ارسال ہو گا۔

۱۱۳۷	۱۱- چیمبر ری ابوالحسن صاحب مانپور	۲۱- حافظ غلام الدین صاحب	۱۱۵۴
۱۱۳۸	۱۲- بابو قمر الدین صاحب گیا	۲۲- مولوی سکندر علی صاحب ملوکر	۱۱۵۵
۱۱۳۹	۱۳- حافظ غلام مصطفیٰ صاحب پدھڑ	۲۳- مولوی عبد المجید صاحب سرائے صالح	۱۱۵۶
۱۱۴۰	۱۴- حبیب احمد صاحب گیا	۲۴- کرم الہی صاحب حوالہ	۱۱۵۷
۱۱۴۱	۱۵- خان مبارک علی صاحب علیخان صاحب	۲۵- محمد اسلم خان صاحب	۱۱۵۸
۱۱۴۲	۱۶- ایم آر۔ اے۔ محمد صدیق صاحب چک جھرا	۲۶- خان زادہ سید علیخان صاحب گنگو	۱۱۵۹
۱۱۴۳	۱۷- قاضی محمد عبد الوہاب صاحب جوں توی	۲۷- منشی محمد رمضان صاحب جلم	۱۱۶۰
۱۱۴۴	۱۸- مستری غلام محمد صاحب سرائے صالح	۲۸- قاضی محمد بخش صاحب ملتان چٹانی	۱۱۶۱
۱۱۴۵	۱۹- فقیر محمد صاحب	۲۹- راجہ علی دربان صاحب سرائے پور	۱۱۶۲
۱۱۴۶	۲۰- بھائی اکرم بخش صاحب	۳۰- قاضی محمد غفران صاحب اہل	۱۱۶۳

# حضرت فاروق اعظم رضی

از نصی اللہ خان صاحب عزیز

سے جہان بانوں میں اونچی سب سے تیری بارگاہ  
مل گئی اس کو پہ جب تو نے لی اس میں پناہ  
اس قدر محفوظ تھی ”دین عشر کی شاہراہ  
اللہ اللہ کیا بڑھایا حق نے تیرا عرو جاہ  
نو چلا جس پر وہی دین ہدی کی بھی ہے راہ  
کہتے ہیں فاروق تجھ کو خود رسول دیں پناہ  
جھاگتی ہے نام سے تیرے شاطین کی سپاہ  
دوست جو تیرا ہے وہ ہے دین کا بھی خیر خواہ

اے عمر اے پیکر عزم و جلال بے پناہ  
تھا غریب اسلام جب اسلام تو لایا نہ تھا  
دور تھا تھا تیرے رستے سے ابلیس لعین  
قیمہ و کسریٰ کے تاج و تخت کا وارث کیا  
زندگی تیری ہے تفسیر صحابی کا لہجہ  
حضرت حق کی زباں تر ہے تری توصیف میں  
و استدار علی الکفار کا مصداق ہے  
جو ترا دشمن ہے وہ اسلام کا بھی ہے عدو

آج تیری مدح بھی ہے مستحق تعزیر کی  
آہ تہذیب نوی کی فہرس ”جرم و گناہ“

مدح اصحاب محمد موجب تعزیر دیکھ  
اہل مغرب کا طلاق بندش تقریر دیکھ  
یہ نئی ہے افکار اعلان کی تفسیر دیکھ  
ایک کی تفسیق دیکھ اور ایک کی تکفیر دیکھ  
دیکھ یہ فتنہ اور اس فتنے کو عالمگیر دیکھ  
مبتلائے حسرت ذوق گنہ سرسیر دیکھ  
میری محکومی میں اس کے جبر کی تصویر دیکھ  
ہند میں کم ہو گئی اسلام کی تصویر دیکھ

آہ کیا بدلی ہے آج اسلام کی تقدیر دیکھ  
ستھکڑی ہے اور دست بند گان حق پرست  
مدعی اسلام کے قانع غلامی پر ہوئے  
دیکھ تجدید نبوت کے کرشمے نو بنوا  
دیکھ مشرق کو کہ ہے مروجہ تہذیب فرنگ  
نوجوانوں کا شباب آوارہ فستی و فحور  
اٹھ رہا ہے سینہ افرنگ سے طوفان مسلم  
آ کہ تیرے واسطے ہیں دیدہ و دل فرس راہ

یا عطا کر مجھ کو اپنا ذرہ قہر و جلال  
میں بدلنا چاہتا ہوں قوم کی تقدیر دیکھ



